اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

محبوب سنتیں وآداب زندگی

مؤلف:

شیخ الحدیث والتفسیر واستاذ العلماء

پیر طریقت حضرت مولانا مفتی بشیر احمد شاہ جمالی

نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

جاری کردہ

خانقاہ حبیبیہ شاہ جمالیہ نقشبندیہ، جامعہ معاذ العلوم شاہ جمالی

اڈا تونسہ محمود جام پور روڈ ضلع ڈیرہ غازی خان پاکستان

جملہ حقوق بحق مؤلف و ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : اللہ کے حبیب ﷺ کی محبوب سنتیں و آداب زندگی

مؤلف : شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء،
پیر طریقت حضرت مولانا مفتی بشیر احمد شاہ بخاری
نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

باہتمام : یکے از خدام حضرت شاہ بخاری دامت برکاتہم

اشاعت خاص : بموقع ۲۲واں سالانہ اجتماع

مطبع : امجد پرنٹرز۔ حقانی چوک کراچی، پاکستان۔
Cell: 0333-2395611
E-mail: amjad printers@gmail.com

ہدیہ : دعائے خیر

کتاب ہذا قیمتاً درج ذیل جگہوں پر بھی دستیاب ہے۔

۱۔ ------ مکتبہ زکریا بلاک ۱۰ الامیر، قاری ملتان 2470025

۲۔ ------ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور

۳۔ ------ کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

فہرست مضامین

کلماتِ دعائیہ

فقیہ العصر حضرت مولانا استاد عبدالستار صاحب

رئیس دارالافتاء خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

کتاب "اللہ کے حبیب ﷺ کی محبوب سنتیں" مؤلفہ حضرت اقدس مولانا بشیر احمد شاہ جمالی زید لطفہم دعر فاتہم کا چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کیا۔ حضور ﷺ کی نورانی سنتوں کو جمع کرنے کے لیے نہایت محنت وجانفشانی سے کوشش کی گئی۔ اہل علم اور عوام وخواص کیلئے نہایت مفید کتاب ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف دام فیضہم اور ان کی کتاب دونوں قبول فرما کر اپنی رضا کے عالی سے نوازیں۔

فقط

بندہ عبدالستار عفی عنہ

۱۴۲۳/۳/۲۶ھ

کلماتِ تبریک

شہید اسلام حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید

بندہ نے حرم مکی میں میزابِ رحمت کے سامنے حضرت مولانا بشیر احمد شاہ جمالی نقشبندی دام ظلہ کی کتاب "اللہ کے حبیب ﷺ کی محبوب سنتیں و آداب زندگی" یعنی مسنون آداب زندگی کی زیارت کی۔ اس کتاب میں حضرت مؤلف مدظلہ نے نبی کریم ﷺ کی وہ سنتیں جمع فرمائیں ہیں جو عام زندگی میں انقلاب پیدا کرسکتی ہیں اور اگر انسان ان سنتوں کا التزام کرے تو وہ ظاہرا سنت کے مطابق ایک شرعی زندگی گزار سکتا ہے۔

بندہ اس مبارک مقام پر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کی اس کاوش کو اپنے دربار عالی میں قبول فرمائے اور اپنے بندوں کے لیے اس کو ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین

نزیل مکۃ المکرمۃ استاد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

نظام الدین

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ

الکریم وعلی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

اما بعد : اتباعِ سنتِ رسالت مآب ﷺ انسان کی صلاح وفلاح کا اصل سرمایہ ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں آپ ﷺ کی سنت کی پیروی ہی سارا دین ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اتباعِ سنت ہی سے انسان اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا مقام حاصل کر سکتا ہے۔ لہٰذا علمائے امت نے ہر دور اور ہر زبان میں آنحضرت ﷺ کی سنتوں کو جمع کر کے مسلمانوں کو انہیں اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسی کتابوں کو اپنے گھر میں رکھ کر گھر والوں کو سنائیں اور ان پر عمل کرنے اور کرانے کا اہتمام کریں۔

زیرِ نظر کتاب "اللہ کے حبیب ﷺ کی محبوب سنتیں اور آدابِ زندگی" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جو ہمارے بزرگ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب شاہ

عثمانی مدظلہم نے تالیف فرمائی ہے۔ بندہ اسے بالاستیعاب تو نہیں دیکھ سکا، البتہ سرسری طور پر بعض حصوں پر نظر ڈال سکا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے مسلمانوں کے لئے نافع اور مفید بنائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اتباع سنت کی توفیق اور اس کی برکات عطا فرمائیں۔ آمین

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین امابعد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم "مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فقد اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الجنۃ (جس نے میری سنت سے محبت کی پس اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا)۔

قرب خداوندی فقط اتباع سنت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر ولی اور طریقت کے تمام شیوخ اپنے متوسلین کو اسی سنت کی راہ دکھاتے ہیں۔

میرے برادر صاحب منقبت شیخ طریقت نے یہ مجموعہ تحریر فرما کر اپنے اکابر مشائخ سے حاصل کئے ہوئے فریضے کو ادا فرماتے ہوئے ہم سب پر احسان فرمایا۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ہر فرد کو نفع بخشیں۔ فقط والسلام

رشید احمد شاہ حمانی نقشبندی عفا اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ولادت کی سنتیں

۱) بچے کو غسل دے کر پاک صاف کپڑے میں لپیٹ کر رکھیں۔

۲) نومولود کے دائیں کان میں مکمل اذان فجر (العرف الشذی) اور بائیں کان میں مکمل اقامت ادا کریں اور بہتر یہ ہے کہ اذان و اقامت کسی دیندار اور اللہ والے سے دلوائی جائے بچہ اور بچی اس حکم میں برابر ہیں۔

۳) بچے کا اچھا اور با معنی نام رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی نسبت سے اور حضور اقدس ﷺ کے اسمائے گرامی کی نسبت سے نام رکھنا پسندیدہ ہے، حدیث پاک میں پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن آئے ہیں۔

۴) ولادت کے بعد جلد از جلد مناسب وقت میں بچے کے ختنہ کا انتظام کریں۔

۵) بچوں کو دودھ پاک حالت میں پلائیں اور اسی دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر یا تلاوت بھی کرتی رہیں۔

۶) تحنیک یعنی گھٹی کے لئے کھجور یا شہد لعاب دہن میں ملا کر بچے کے منہ میں لگا دیں اور گھٹی کسی اللہ والے سے دلوائیں۔

عقیقہ کی سنتیں

۱) بچے کی ولادت کے ساتویں روز عقیقہ کریں، مثلاً کوئی بچہ بدھ کے دن پیدا ہوا ہے تو اگلے منگل کے روز اس کا عقیقہ کریں۔ اگر ساتویں روز نہ کر سکیں تو جب بھی کریں اسی دن کا خیال کریں۔

۲) لڑکے کے لئے دو بکرے قربانی کی عمر کے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا قربانی کی عمر کا ذبح کیا جائے۔

۳) ذبیحہ کا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کر سکتے ہیں۔

۴) بچے کے سر کے بال مونڈیں اور سر پر زعفران (خوشبو) لگا دیں۔

۵) سر کے بال کے برابر چاندی صدقہ میں دے دیں۔

۶) ذبح کے وقت عقیقہ کی دُعا پڑھیں۔

دعاءِ عقیقہ

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ (اس جگہ بچے کا نام لے) دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَشَحْمُھَا بِشَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِابْنِیْ مِنَ النَّارِ کہے اور اگر بچی ہے تو ابْنِیْ کے بجائے بِنْتِیْ کہے پھر بچی کا نام لے اور بِدَمِہٖ بِلَحْمِہٖ بِشَحْمِہٖ بِعَظْمِہٖ بِجِلْدِہٖ بِشَعْرِہٖ کی جگہ بِدَمِھَا بِلَحْمِھَا بِشَحْمِھَا بِعَظْمِھَا بِجِلْدِھَا بِشَعْرِھَا

پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ

پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر ذبح کرے۔

ترجمہ: اے اللہ یہ میرے بیٹے (مثلاً عمر) کا عقیقہ ہے اس (جانور) کے خون کو قبول فرما اس (بچے) کے خون کے بدلے میں اور اس کے گوشت کو گوشت کے بدلے میں اور اس کی چربی کو چربی کے بدلے میں اور اس کی ہڈی کو ہڈی کے بدلے میں اور اس کی کھال کو کھال کے بدلے میں اور اس کے بالوں کو بالوں کے بدلے میں اے اللہ اس عقیقہ کو میرے بچے کے لئے جہنم سے نجات کا ذریعہ بنایئے۔ میں نے اپنا چہرہ کر دیا اس ذات کی طرف جو زمین و آسمان کو پیدا کرنے والی ہے۔ سارے ادیان سے مائل ہو کر اور میں مشرکین میں سے نہیں، تحقیق میری نماز، عبادت، زندگی اور موت رب العالمین کے لئے ہیں جس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ یہ (جانور) تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔

تربیت اولاد کی سنتیں

۱) بچے کو سب سے پہلے "اللہ" بولنا سکھائیں۔

۲) دینی معلومات تین سال کی عمر کے قریب شروع کرادیں۔

۳) سات سال کی عمر سے پہلے مسجد اور درسگاہ سے مانوس کریں اور نماز کی تلقین کریں۔

۴) آٹھ سال کی عمر میں نماز کا عادی بنائیں اور اگر دس سال کی عمر میں بھی بچہ نماز نہ پڑھے تو حکمت کے ساتھ مناسب تادیبی کاروائی کریں۔

۵) اولاد کو دینی تعلیم اور اسلامی تربیت دلانا والدین کا فریضہ ہے۔

۶) ۱۱،۱۲ سال کی عمر کے لگ بھگ بچے کی ہمت اور طاقت کے موافق روزہ رکھنے کی مشق کروائیں۔

تنبیہ: مسلسل لاڈ پیار سے بچے میں ضد اور بگاڑ آجاتا ہے بعد میں پچھتاوے کے بجائے شروع ہی سے اخلاق حسنہ کی تربیت کرنی چاہیے۔

بلوغت یعنی جوان ہونے کی سنتیں

۱) لڑکا ہو یا لڑکی جب بھی علاماتِ بلوغت مثلاً حالتِ نیند میں احتلام کی حالت دیکھ لینا، زیر ناف بالوں کا آجانا یا لڑکیوں کا ماہانہ نظام شروع ہوجانا وغیرہ کوئی ایک علامت ظاہر ہوجائے تو لڑکا لڑکی بالغ سمجھے جائیں گے۔

۲) اگر کوئی علامت نہ پائی جائے تو پندرہ برس کی عمر بلوغت کی عمر سمجھی جائے گی۔
۳) بالغ ہونے کے بعد تمام احکامات فرائض و واجبات اور گناہ و ثواب لاگو ہو جاتے ہیں۔

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں:

۱) کلی کرنا ۲) ناک میں پانی ڈالنا
۳) سارے بدن کو پانی سے دھونا کہ کوئی جگہ تر ہوئے بغیر نہ رہ جائے۔

غسل کی سنتیں

۱) غسل کرنے یا ناپاکی دور کرنے یا نماز جائز ہو جانے کی نیت دل سے کرنا زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے۔
۲) کپڑے اُتارنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔
۳) دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین بار دھونا۔
۴) استنجاء کرنا یعنی مقام نجاست کو اچھی طرح دھونا۔
۵) اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو دھونا۔
۶) نماز کی طرح مکمل وضو کرنا اور مسواک کرنا، ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں اور داڑھی کا بھی خلال کرنا۔ اگر غسل سے پہلے وضو نہیں کیا تو غسل کے اندر وضو بھی ادا ہو گیا پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

۷) سارا جسم تین بار دھونا۔
۸) ترتیب سے غسل کرنا (جس ترتیب سے اوپر لکھا گیا ہے)۔
۹) کھلی جگہ ہو یا بغیر چھت کے غسل خانہ ہو تو کپڑا باندھ کر غسل کرنا۔
۱۰) اگر مجبوری ہو اور تنگ و تاریک جگہ ہو تو برہنہ غسل کر سکتے ہیں مگر بیٹھ کر غسل کریں۔
۱۱) غسل فرض ہو تو سوائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور کچھ نہ پڑھیں۔

غسل کا مسنون طریقہ

۱) پہلے استنجاء کرے اور دونوں مقام استنجاء کو اچھی طرح دھوئے اور جسم پر لگی نجاست کو دھو ڈالے۔
۲) دونوں ہاتھ دھو کر مکمل وضو کرے۔
۳) غسل فرض ہے تو کلی میں مبالغہ کرے یعنی غرارہ کر کے حلق تک پانی پہنچائے (بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو) اور ناک میں نرم ہڈی تک پانی پہنچائے اور چھنگلیا استعمال کرے۔
۴) پھر تین چلو پانی سر پر ڈالے، پھر دائیں کندھے پر پانی بہائے پھر سر پر بہائے، پھر بائیں کندھے پر، پھر سارے بدن پر تین دفعہ پانی بہائے کہ ذرا سی جگہ بھی خشک نہ رہ جائے۔
۵) اگر نیچے پانی جمع ہو جائے تو اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔

مسنون غسل

مسنون غسل چار ہیں:

۱) جمعہ کے دن غسل کرنا جن پر جمعہ فرض ہے۔

۲) عیدین کے روز طلوع فجر کے بعد غسل کرنا جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔

۳) احرام حج یا عمرہ باندھنے سے پہلے غسل کرنا۔

۴) حاجی کو ۹ ذی الحجہ کے دن وقوف عرفات کے لئے غسل کرنا۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرائض ہیں اگر ان میں سے ایک رہ جائے یا ایک میں کمی رہ جائے تو آدمی بے وضو رہے گا۔

۱) ایک بار تمام چہرہ دھونا۔ ۲) دونوں بازو کہنیوں سمیت ایک ایک بار دھونا۔

۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت ایک بار دھونا۔

مندرجہ بالا فرائض کی ادائیگی سے وضو کم از کم درجے میں ادا ہو جائے گا لیکن کامل وضو اور اس کی برکات، سنت اور آداب کی رعایت کے ساتھ کرنے سے حاصل ہوں گی۔

وضو کی سنتیں

۱) وضو کے لیے نیت کرنا مثلاً نماز (فرض و نفل) یا طہارت حاصل کرنے یا کسی ایسی عبادت کے لئے جو بغیر وضو جائز نہ ہو۔

نیت زبان سے کرنا ضروری نہیں دل سے کرنا جائز ہے۔ (نسائی)

۲) ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھ کر وضو کرنا۔ بعض روایات میں بسم اللہ اس طرح سے بھی آئی ہے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ﴾ (مراقی)

﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (مجمع الزوائد)

۳) وضو کے دوران یہ دعا پڑھیں:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ﴾ (عمل الیوم واللیلۃ للنسائی)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کر اور میرا گھر فراخ کر، اور میرے رزق میں برکت ڈال۔

۴) پہنچوں یعنی گٹوں تک ہاتھوں کو پہلے دھونا۔ (ابوداؤد)

۵) تین بار کلی کرنا۔ (ابوداؤد)

۶) مسواک کرنا اور اگر موجود نہ ہو تو انگلیوں سے دانتوں کو ملنا۔ (ابوداؤد)

۷) تین بار ناک میں پانی ڈالنا اور تین بار ناک جھاڑنا۔ (ابوداؤد)

۸) اگر روزہ نہ ہو تو کلی کرنے میں اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا۔ (ابوداؤد)

۹) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (ابوداؤد)

۱۰) داڑھی کا خلال کرنا۔ (ابوداؤد)

۱۱) ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (ابوداؤد)

۱۲) ایک بار مکمل سر کا مسح کرنا۔ (ابوداؤد)

۱۳) سر کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔ (مراقی)

۱۴) اعضاء وضو کو مل مل کر دھونا۔ (مراقی)

۱۵) مسلسل یعنی پے در پے اعضاء کو دھونا۔ (مراقی)

۱۶) ترتیب سے وضو کرنا۔ (ھدایہ)

۱۷) دائیں طرف کے عضو کو پہلے دھونا۔ (بخاری)

۱۸) سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا۔ (بخاری)

۱۹) گردن کی پشت کا مسح کرنا، مگر حلق کا مسح کرنا بدعت ہے۔ (مراقی)

۲۰) وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا:

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾

۲۱) مسنون طریقے سے وضو کرنا بالخصوص جس وقت نفس کو وضو کرنا سردی وغیرہ کی وجہ سے ناگوار ہو۔ (ترمذی شریف)

وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ مجھ کو بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاک رہنے والوں میں شمار کر۔

اس دعا کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ ظاہری طہارت کے ساتھ باطنی طہارت بھی حاصل ہوگی۔

داڑھی کے خلال کا مسنون طریقہ

تین بار چہرہ دھونے کے بعد ہتھیلی میں پانی لے کر ٹھوڑی کے ساتھ ملادے اور انگلیوں کو داڑھی میں ڈال کر خلال کرے جیسے کہ انگلیوں سے کنگھا کرے اور خلال کے وقت ہاتھ کی پشت حلق کی طرف رہے۔ (شامی ص:۲۵۵)

ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا مسنون طریقہ

۱) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالے اور نکالے۔ خلال کے وقت دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ایک دوسرے کے سامنے رہیں یا ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے کی پشت پر ہو، دونوں طریقے جائز ہیں۔ (شامی ص:۲۵۶)

۲) بائیں ہاتھ کی چھنگلیا دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی کے بیچ میں داخل کرے اور مَل کر نکال لے اور بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے، اور خلال کے وقت ہاتھ کی ہتھیلی پاؤں کے نیچے کی طرف رہے۔ (شامی ص: ۲۵۷)

مسواک کی سنتیں

(نیز وضو کے علاوہ دوسرے اوقاتِ مسواک)

۱) ہر وضو کے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔

۲) مسواک پکڑنے کا طریقہ یہ ہے: دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے رکھے، انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے رکھے باقی تین انگلیاں مسواک کے اوپر رکھے۔

۳) پہلے اوپر کے دانت دائیں طرف تین مرتبہ صاف کرو پھر بائیں طرف تین دفعہ اسی طرح، پھر نیچے والے دانت پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف تین مرتبہ صاف کرو۔

۴) روزہ نہ ہو تو زبان اور گالوں کا مسواک کرو۔

۵) وضو کے علاوہ دیگر اوقات مسواک کرنا مستحب ہے مثلاً سو کر اٹھنے کے بعد سوتے وقت، کھانے سے پہلے، منہ کی بو میں تغیر کے وقت، دانت میلے اور پیلے ہونے کے وقت، علم دین پڑھنے پڑھانے کے وقت، جماع

کرنے سے پہلے، کسی بھی مجلس خیر میں جانے سے پہلے، سحر کے وقت، بھوک پیاس لگنے کے وقت، موت کے آثار پیدا ہونے کے وقت، خانہ کعبہ یا حطیم میں داخل ہونے کے وقت، گھر میں داخل ہونے کے بعد، سفر پر جانے سے پہلے اور آنے کے بعد۔ (حاشیہ ترغیب وترہیب للمنذری)

تیمم کی شرائط

۱) نیت کرنا، یعنی نماز جائز کرنے یا حدث (ناپاکی) دور کرنے کی نیت کرنا۔
۲) عذر ہونا، پانی نہ ہونا یا بیماری ہونا۔ تفصیلات علماء سے دریافت کریں۔
۳) مسلمان ہونا۔
۴) حیض ونفاس نہ ہونا۔ ان ایام میں تیمم معتبر نہیں۔
۵) مسح مٹی یا مٹی کی جنس میں سے کسی چیز پر کرنا۔

مسئلہ: جو چیزیں نہ تو جل کر راکھ ہوتی ہوں اور نہ ہی پگھل جاتی ہوں وہ چیزیں مٹی کی جنس میں شامل ہیں جیسے مٹی سرخ، سیاہ، سفید، ریت، چونا، گچ، پتھر گیرو، ملتانی، گندھک، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ۔ پتھر کی قسمیں، پکی یا پختہ اینٹ، مٹی کے کچے پکے برتن خواہ نئے ہوں یا استعمال شدہ، خواہ ان پر گرد وغبار ہو یا نہ ہو لیکن اگر مٹی کے برتن پر روغن وغیرہ لگا ہوا ہو تو مٹی میں سے نہیں ہے۔

مسئلہ: جن چیزوں سے تیمم جائز نہیں ہے مثلاً لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، پیتل،

تانبا، سیسہ، لانگ، گیہوں، جو، ہر قسم کا غلہ، کپڑا، راکھ، عنبر، کافور، مشک وغیرہ لیکن اگر ان چیزوں پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھوں کو غبار لگ جائے اور انگلی پھیرنے سے نشان رہ جائے تو تیمم کر سکتے ہیں۔

۶) استیعاب: یعنی پورا پورا مسح کرنا کہ بال برابر جگہ چہرہ اور بازوؤں کو بغیر مسح کیے نہ رہ جائے۔

۷) پورے ہاتھ سے مسح کرنا یا کم از کم تین انگلیوں سے مسح کرنا۔

۸) مسح کو روکنے والی چیز کو اعضاء مسح سے دور کرنا مثلاً موم، انگوٹھی، چربی وغیرہ۔

۹) پانی ملنے کا گمان ہو تو پہلے پانی کو طلب (تلاش) کرنا۔

تیمم کے فرائض

تیمم کے دو ارکان یا فرائض ہیں:

۱) دو ضربیں یعنی دو مرتبہ مٹی یا مٹی کی جنس والی چیز پر دونوں ہاتھ مارنا۔

۲) مسح کرنا یعنی پہلی مرتبہ دونوں ہاتھوں سے تمام چہرے کا مسح کرنا اور دوسری مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں بازوؤں پر ہاتھ پھیرنا۔

تیمم کی سنتیں

۱) شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ ۲) ہاتھ کو مٹی پر رکھ کر آگے لانا۔

۳) پھر پیچھے کو لے جانا۔ ۴) پھر ان کو جھاڑنا۔

۵) انگلیوں کو کھلا رکھنا تاکہ ان میں غبار آجائے۔

۶) ترتیب کا لحاظ رکھنا۔ ۷) تیمم مسلسل یعنی پے در پے کرنا۔

۸) ہتھیلیوں کی اندرونی سطح سے تیمم کرنا۔

۹) پہلے دائیں عضو کا پھر بائیں عضو کا مسح کرنا۔

۱۰) مٹی سے ہی تیمم کرنا بجائے مٹی کی ہم جنس کسی چیز سے۔

۱۱) چہرہ کے مسح کے بعد داڑھی کا خلال کرنا۔

۱۲) مسنون طریقے سے مسح کرنا۔

۱۳) دونوں ہاتھوں کا مٹی پر گھسیٹنا تاکہ مٹی انگلیوں کے اندر پہنچ جائے۔

تیمم کا مسنون طریقہ

دونوں ہاتھوں کو غبار آلود کر کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو ٹکرا کر زائد غبار جھاڑ دیں اور پھر چہرے کے آغاز سے مسح کرنا شروع کریں اور چہرے کے اختتام تک مسح کریں کہ ذرا سی جگہ بھی باقی نہ رہے۔

پھر ہاتھوں کو غبار آلود کریں۔ بائیں ہاتھ کی تین چھوٹی انگلیوں اور اس کے متصل ہتھیلی کا آدھا حصہ دائیں بازو کے ہاتھ کی انگلیوں کی پشت پر رکھیں اور بائیں ہاتھ سے مسح کرتے ہوئے دائیں کہنی سمیت مسح کریں پھر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی اور بقیہ ہتھیلی کو دائیں بازو کی دوسری جانب رکھ کر مسح کرتے ہوئے

دائیں ہاتھ کے گٹے تک لے جائیں۔ اسی طرح دائیں ہاتھ کی مدد سے بائیں بازو کا مسح کریں اور یہ خیال رہے کہ بال برابر بھی حصہ مسح سے رہ نہ جائے۔

چہرہ کا مکمل دائرہ یہ ہے: پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے لے کر دوسرے کان تک مکمل چہرہ ہے۔

اذان و اقامت کی سنتیں

۱) اذان و اقامت قبلہ رو ہو کر کہنا۔

۲) اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا جیسے ﴿اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ کے بعد وقف کرے پھر کہیں ﴿اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ پھر ٹھہریں، پھر کہیں ﴿اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ پھر ٹھہریں ، پھر کہیں ﴿اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ پھر ٹھہریں، اس طرح باقی کلمات اذان ٹھہر ٹھہر کر ادا کریں۔

۳) اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت قبولیت کا وقت ہے۔ ساری اقامت میں دو دو کلمات ملا کر کہیں پھر وقف کریں۔

۴) اقامت کے الفاظ جلدی جلدی اور ملا کر ادا کرنا سنت ہے جیسے:

﴿اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ ۴ مرتبہ کہہ کر وقف کریں، ﴿اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ دونوں ملا کر کہے پھر وقف کریں۔

۵) اذان ہو یا اقامت اَللّٰہُ اَکْبَرْ کی راء پر سکون کریں یعنی جزم پڑھیں۔

۶) اذان ہو یا اقامت ہر جملے کے اختتام پر اعراب نہ پڑھیں بلکہ وقف کریں مثلاً اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ہ (ہاء) پر وقف کریں۔

اسی طرح اقامت کے ﴿حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ﴾ دونوں اَلصَّلٰوۃِ کے "ۃ" پر وقف کریں اور پہلے "ۃ" پر زیر ہرگز نہ پڑھیں۔ سنت منقولہ اسی طرح ہے۔

۷) اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کلمات پر دائیں اور بائیں طرف بالترتیب چہرے کا پھیرنا، اس طرح سے کہ سینہ اور قدم قبلہ رُخ رہیں۔

۸) جب مؤذن سے اذان سنیں تو ہر کلمہ کے جواب میں وہی کلمہ دہرادیں لیکن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں کہیں

﴿ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ﴾

۹) فجر کی اذان کے کلمات اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں کہیں:

﴿ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ ﴾

۱۰) اقامت کا جواب اذان کے طریقے پر کہیں اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں کہیں ﴿ اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا ﴾

۱۱) اذان کے بعد درود شریف پڑھیں۔

۱۲) اذان کے بعد اس کی دُعا پڑھیں۔

دعا

﴿ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴾ (صحیح بخاری)

ترجمہ: اے اللہ! اے اس دعوت کامل اور (اس کے نتیجے میں) کھڑی ہونے والی نماز کے رب، تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود تک پہنچادے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

فضائل:

اس دُعا کے پڑھنے پر حضور ﷺ کی شفاعت اور حسن خاتمہ کا انعام ہے۔ (مرقات)

مؤذن

۱) مؤذن بلند آواز ہو ۲) خوب صورت آواز والا ہو

۳) اوقات اذان جاننے اور معلوم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو

۴) ہوشیار اور بیدار مغز ہو ۵) باوضو ہو

۶) جوان ہو ۷) ذی وقار ہو

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

۱) پہلے دایاں پاؤں جوتے سے نکال کر جوتے کے اوپر رکھیں۔

۲) داہنا پاؤں نکال کر پہلے مسجد میں داخل کریں۔

۳) ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھیں۔

۴) درود شریف پڑھیں۔ مثلاً ﴿اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾

۵) دعا پڑھیں ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾

ترجمہ: اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

۶) اعتکاف کی نیت کر لیں۔

۷) مسجد آنے کے وقت گھر سے وضو بنائیں اور نماز کی نیت سے آئیں اور قدرے چھوٹے چھوٹے قدم رکھیں کیونکہ نشان قدم لکھے جاتے ہیں اور ہر ایک پر ثواب ملتا ہے۔

مسجد سے باہر آنے کی سنتیں

۱) پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں اور جوتے پر رکھ لیں۔

۲) پھر دایاں پاؤں نکال کر جوتے میں داخل کر لیں۔

۳) پھر بایاں پاؤں جوتے میں داخل کر لیں۔

۴) باہر نکلتے ہوئے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھیں۔

۵) دعا پڑھیں ﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ﴾

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

۶) درود شریف پڑھیں ﴿اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾

شرائط نماز

شرائط نماز سات ہیں:

۱) نجاست سے بدن پاک ہو ۲) نجاست سے کپڑے پاک ہوں

۳) جگہ پاک ہو ۴) ستر عورت

۵) نماز کا وقت ہو ۶) استقبال قبلہ

۷) نماز کی نیت

ارکان نماز

ارکان نماز چھ ہیں:

۱) تکبیر تحریمہ ۲) قیام ۳) قرأت

۴) رکوع ۵) دو سجدے ۶) قعدہ اخیرہ

تکبیر تحریمہ کی سنتیں

۱) تکبیر تحریمہ میں امام صاحب لفظ ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ میں لفظ اللہ کو طویل نہ کریں تاکہ مقتدی کا اللہ اکبر پہلے ختم نہ ہو۔ اسی طرح اُٹھنے بیٹھنے کے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ میں لام لمبا نہ کرے۔

۲) تکبیر تحریمہ کے لئے دونوں ہاتھوں کو اُٹھانا۔

۳) دونوں ہاتھوں کو تکبیر کہنے سے پہلے اُٹھانا۔

۴) انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہوں اور انگلیوں کے سرے کانوں کے کناروں کے قریب ہوں اور عورتیں ہاتھ صرف کندھوں تک اُٹھائیں اور ہاتھ چادر یا دوپٹے سے باہر نہ نکالیں۔

۴) انگلیاں اپنے حال پر کھلی رکھنا، نہ تو اپنے ارادے سے ملائیں نہ کشادہ کریں۔

۵) انگلیوں اور ہتھیلیوں کو قبلہ رُخ رکھیں۔

۶) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکائیں۔

۷) مقتدی کی تکبیر امام کے بالکل ساتھ ہو یا ذرا دیر بعد ہو، اگر امام سے پہلے ہو گی تو اقتداء صحیح نہیں ہو گی۔ (طحطاوی)

قیام کی سنتیں

مرد:

۱) تکبیر تحریمہ کے بعد دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر اس طرح رکھنا کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے گٹے کے اوپر آجائے۔ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑیں۔ باقی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر رہیں۔

۲) مندرجہ بالا طریقے سے ہاتھ ناف کے نیچے باندھیں۔

۳) دونوں پاؤں قبلہ رُخ ہوں اور کم از کم فاصلہ چار انگل کے برابر ہو۔

عورتیں:

۴) اپنے ہاتھ سینے پر رکھیں اس طرح کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ لیں اور حلقہ نہ بنائیں۔

۵) اپنے پاؤں ملا کر رکھیں۔

قرأت کی سنتیں

۱) صرف پہلی رکعت میں ثناء مکمل پڑھنا۔

۲) صرف پہلی رکعت میں تعوذ یعنی ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ پڑھنا۔

۳) ہر رکعت میں الحمد للہ سے پہلے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھنا۔

۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

۵) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا، چاہے امام ہو چاہے منفرد (تنہا نماز پڑھنے والا) ہو اور جہری نماز ہو تو مقتدی بھی آمین کہے۔

۶) ثناء، تعوذ، بسم اللہ اور آمین آہستہ کہنا۔

۷) ہر نماز میں قرأت بقدر سنت کرنا۔

۸) صرف فجر کی نماز میں پہلی رکعت کی قرأت بہ نسبت دوسری رکعت کے لمبی کرنا۔

۹) فجر اور ظہر میں سورۃ فاتحہ کے بعد طوال مفصل، اور عصر اور عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل کا پڑھنا۔

طوال مفصل: سورۃ حجرات سے لے کر سورۃ بروج تک۔

وساط مفصل: سورۃ بروج سے لے کر سورۃ بینہ تک۔

قصار مفصل: سورۃ بینہ سے لے کر سورۃ الناس تک۔

رکوع کی سنتیں

۱) رکوع میں تین بار ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ﴾ پڑھنا۔

۲) پیٹھ اور سرین کو برابر سیدھا رکھنا۔

۳) سر نہ نیچے کرنا اور نہ اُوپر کرنا بلکہ سر، پیٹھ اور سرین ایک سیدھ میں رکھنا۔

۴) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔

۵) انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

۶) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا اور گھٹنوں پر سہارا دینا۔

۷) دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں پر سہارا دینا۔

۸) بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھنا۔

۹) عورتیں رکوع میں صرف اس قدر جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، کمر سیدھی نہ کریں۔ ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور گھٹنوں پر صرف ہاتھ رکھ دیں اور بازو پہلو سے ملے رہیں۔

قومہ کی سنتیں

(یعنی رکوع سے اُٹھ کر کھڑا ہونا)

۱) امام کو ﴿سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ﴾ بلند آواز سے کہنا۔

۲) مقتدی کو ﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾ آہستہ آواز سے کہنا۔ موقع ملے تو رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے بعد ﴿حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ﴾ کہنا۔

۳) منفرد (تنہا نماز پڑھنے والے) کو دونوں کلمات آہستہ سے کہنا۔

۴) تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے کی مقدار کھڑے رہنا۔

سجدہ کی سنتیں

۱) سجدے میں جاتے ہوئے پہلے دونوں گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی زمین پر رکھنا۔

۲) سجدے سے اُٹھتے وقت اس کے بالعکس ترتیب سے اُٹھنا یعنی پہلے پیشانی پھر ناک، پھر ہاتھ اور پھر دونوں گھٹنے اُٹھانا۔

۳) سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے اُٹھتے وقت ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ کہنا۔

۴) سات اعضاء پر سجدہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں کے پنجے اور پیشانی بشمول ناک کے۔

۵) سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا۔

۶) انگلیوں کو قبلہ رُخ رکھنا۔

۷) سجدہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے درمیان کرنا۔
۸) سجدے میں دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھنا۔
۹) تمام انگلیوں کا پیٹ زمین سے لگے رہنا۔
۱۰) سجدے میں اپنی ہتھیلیوں پر سہارا دینا۔
۱۱) بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھنا البتہ جماعت میں ملا کر رکھنا۔
۱۲) کہنیاں زمین سے اُوپر رکھنا، بچھا کر نہ رکھنا۔
۱۳) پیٹ کو رانوں سے نہ ملانا، اُوپر اُٹھا کر رکھنا۔
۱۴) عذر نہ ہو تو دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے علی الترتیب ایک ساتھ رکھنا۔
۱۵) ہر سجدے میں ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى﴾ تین بار پڑھنا۔
۱۶) دوسرے سجدے کے بعد جب کھڑا ہونا ہو تو فوراً اُٹھ جانا۔
۱۷) عورتیں جس طرح التحیات میں بیٹھتی ہیں اسی طرح بیٹھ کر اور سمٹ کر زمین کے ساتھ چمٹ کر سجدے کے لئے پیشانی زمین پر رکھ دیں۔ بازو پہلو سے ملے ہوئے ہوں، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے اور کہنیاں زمین سے ملا دیں۔ پاؤں کے پنجے کھڑے نہ کریں۔

جلسہ اور قعدہ کی سنتیں

(جلسہ: دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا)

۱) ہر جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں سرین کے نیچے بچھا کر اس پر بیٹھنا۔

۲) دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا کہ انگلیوں کے سرے قبلہ رُخ رہیں۔

۳) دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

۴) ہاتھ کی انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا۔

۵) انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے پاس ہوں مگر گھٹنوں کو پکڑنا نہیں۔

۶) عورتیں بائیں سرین پر بیٹھ کر دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر رکھیں۔

۷) جلسے میں تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے کی مقدار بیٹھے رہنا۔

۸) تشہد (یعنی التحیات) کے پڑھتے وقت ﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ کے پڑھنے میں اَنْ لَّا اِلٰهَ پر شہادت کی انگلی کو کھڑا کرنا اور اِلَّا اللّٰهُ پر گرا دینا۔

طریقہ اشارہ:

چھنگلی اور برابر کی انگلی کو بند کر کے اور انگوٹھے اور درمیان والی انگلی کے سرے ملا دیں اور سلام پھیرنے تک ایسے ہی رکھیں شہادت والی انگلی سے اشارہ کر کے گرا دیں۔

۹) قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لئے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر زور دے کر اُٹھنا، بلا عذر زمین پر ہاتھ نہ رکھے۔

۱۰) قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا، درود ابراہیمی پڑھنا افضل ہے

۱۱) قعدہ اخیرہ میں درود شریف کے بعد سلام سے پہلے دُعا پڑھنا۔

۱۲) دُعا عربی زبان میں ہو، دُعا قرآن وحدیث سے منقول ہو ایسی دعا ہو جس کو بندوں سے مانگنا محال ہو۔

۱۳) نفل نماز یا سنتوں میں یا کوئی بھی نماز منفرد پڑھ رہا ہو تو قعدہ اخیرہ میں درود شریف کے بعد مختلف قسم کی منقولہ دُعائیں مانگنا۔

سلام کی سنتیں

۱) امام صاحب لفظ سلام کو طول نہ دیں تا کہ مقتدی کا سلام امام کے سلام سے پہلے ختم نہ ہو۔

۲) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

۳) دائیں اور بائیں رُخ اتنا موڑنا کہ رخسار پیچھے والے مقتدی کو نظر آجائیں۔

۴) امام کو بلند آواز سے سلام کہنا۔

۵) دوسرے سلام کو نسبتاً پست آواز سے کہنا۔

۶) سلام پھیرتے وقت امام دائیں بائیں کے مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرے۔ مقتدی دونوں طرف سلام پھیرتے وقت مقتدیوں کی، فرشتوں کی اور جس طرف امام ہو تو امام کی نیت کرے امام کے پیچھے کی طرف کھڑا ہوا مقتدی دونوں سلام میں امام کی نیت کرے، منفرد نمازی دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے۔

۷) سلام فقط ان الفاظ سے ہو ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ﴾

۸) امام سلام پھیرنے کے بعد دائیں یا بائیں یا مقتدی کی طرف رُخ کر کے بیٹھے۔ اگر ابھی کوئی نمازی امام کے پیچھے نماز مکمل کر رہا ہو تو امام قبلہ رُخ رہے۔

۹) مقتدی کا سلام امام کے بالکل ساتھ ہو یا ذرا سا بعد میں ہو۔ بلکہ مقتدی کے تمام ارکان امام کے ساتھ یا ذرا سا بعد میں ہوں۔

۱۰) مسبوق (وہ نمازی جس کی کچھ نماز رہتی ہو) کو چاہیے کہ پہلے سلام کے فوراً بعد کھڑا نہ ہو بلکہ دوسرے سلام کا انتظار کرے پھر کھڑا ہو۔

عورتوں کے چند مخصوص مسائل نماز

۱) صرف عورتوں کی نماز با جماعت مکروہ تحریمی ہے۔

۲) عورتوں کا جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔ گھر میں مستحب ہے۔

۳) عورتوں پر جمعہ پڑھنا فرض نہیں۔ اگر کسی نے پڑھ لیا تو ہو جائے گا۔

۴) عورتوں پر عیدین کی نماز واجب نہیں۔

۵) ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد ایک دفعہ تکبیر تشریق کہنا خواتین پر بھی واجب ہے (لیکن آہستہ آواز سے)۔

۶) عورتوں کے لئے فجر کی نماز کا مستحب وقت جلدی اور اندھیرے میں پڑھنا ہے۔ ان کے لئے اجالا کر کے پڑھنا مستحب نہیں۔

۷) صحن میں نماز پڑھنے کے بجائے اندر کمرے میں ثواب زیادہ ہے۔

مردوں اور عورتوں کے یکساں مسائل نماز

۱) قیام میں نظر سجدہ کی جگہ پر رہے، رکوع میں پاؤں پر رہے، سجدہ میں ناک پر رہے اور قعدہ و جلسہ میں گود پر نظر رہے اور سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نظر رہے۔

۲) جمائی آئے تو پوری طاقت سے روکے اور حتی الوسع منہ بند رکھے۔

۳) کھانسی کو بھی روکنے کی کوشش کرے۔

۴) ہر فرض نماز کے بعد ﴿اَللّٰهُ اَکْبَرُ﴾ کہہ کر تین مرتبہ ﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ﴾ کہے۔

۵) یہ دُعائیں پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ﴾

اس سے زیادہ الفاظ اس دُعا میں ثابت نہیں۔

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ تو محفوظ ہے اور تیری طرف سے حفاظت ہے تو برکت والا ہے اے عظمت اور بزرگی والے۔

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾

ترجمہ: کوئی معبود برحق نہیں اللہ کے سوا، وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے تمام چیزوں کی ملکیت اور اسی کے لئے ہیں تمام تعریفیں اور وہ ذات ہر چیز پر قدرت رکھتی ہے۔

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ﴾

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے اور کنجوسی سے اور نکمی عمر سے اور دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔ (بخاری)

۶) فجر اور عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ کچھ دیر بیٹھے رہنا۔

۷) فجر کی نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے اشراق کی نماز پڑھنا۔

نماز با جماعت کی سنتیں

۱) جماعت میں مل کر کھڑے ہوں درمیان میں کوئی جگہ خالی نہ رہے۔

۲) کندھے اور ٹخنے ایک دوسرے کے برابر رکھیں کوئی آگے پیچھے نہ ہو۔

۳) اپنے دونوں پاؤں اور دوسرے شخص کے پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھیں۔

صف بندی کا مسنون طریقہ

۱) پہلی صف مردوں کی ہو، ان کے پیچھے نابالغ بچوں کی، ان کے پیچھے خنثیٰ کی ہو، ان کے پیچھے عورتوں کی، اور ان کے پیچھے نابالغ بچیوں کی صف ہو۔

۲) مقتدی ایک ہو تو امام کے دائیں جانب کھڑا ہو تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر مقتدی کے پاؤں کی انگلیاں امام کے ایڑیوں کے برابر ہوں۔

۳) آدمی اکیلا ہو تو فرض نماز میں جماعت کی نیت کرے فرشتے شامل ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۴) سب سے اول صف پھر دوسری پھر تیسری .... پر کرنا چاہیے۔

جمعۃ المبارک کی سنتیں

۱) جمعرات کی عصر سے جمعہ کا اہتمام کرنا، کثرت سے استغفار اور کپڑے، خوشبو وغیرہ مہیا کرنا۔

۲) غیر ضروری بالوں اور ناخنوں سے صفائی حاصل کرنا۔

۳) جمعہ کے دن غسل سنت طریقے پر کرنا اور مسواک کرنا۔

۴) افضل یہ ہے کہ جمعہ کی نماز جمعہ کے غسل اور وضو سے ادا کی جائے لیکن اگر وضو ٹوٹ جائے اور دوبارہ وضو کیا تو سنت غسل ادا ہو گئی۔

۵) اچھے اور سفید کپڑے پہننا۔ مستحب یہ ہے کہ جمعہ اور عیدین کے لئے مستقل کپڑے الگ رکھے رہیں۔

۶) تیل لگانا، خوشبو لگانا۔ افضل یہ ہے کہ مشک اور گلاب ملا کر لگائے۔

۷) مسجد میں جلد جانا۔ امام کے قریب صف اول میں جگہ حاصل کرنا، پہلے سے جگہ مخصوص کرا لینا درست نہیں البتہ جلد آنے کے بعد کسی وجہ سے جگہ سے جانا پڑے تو کوئی نشانی مصلیٰ وغیرہ بچھا دے۔

۸) پیدل جانا اگرچہ سواری پر جانا بھی جائز ہے۔

۹) شب جمعہ یا جمعہ کے دن نماز سے پہلے یا بعد سورۃ کہف پڑھنا اسی طرح سورۃ دخان اور سورۃ یٰسین کی فضیلت بھی آئی ہے۔

۱۰) جمعہ کے دن درود شریف بکثرت پڑھنا۔

۱۱) جمعہ کے روز زیارت قبور کے لئے جانا۔

۱۲) اگر نماز کی صفیں پُر ہوں تو گردنیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھنا۔

خطبہ کی سنتیں

۱) طہارت ہونا یعنی ہر طرح کے حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہونا۔

۲) ستر عورت۔

۳) خطبہ شروع کرنے سے پہلے خطیب کا منبر پر بیٹھنا۔

۴) منبر کا محراب کی بائیں جانب ہونا۔

۵) ہاتھ میں عصا لینا اور خطبہ حضور ﷺ کی اقتداء کی نیت سے پڑھنا۔

۶) خطبہ منبر پر ہو تو اس کے سامنے کی سیدھ میں دوسری اذان دینا خواہ قریب سے دیں یا دور سے، مسجد کے باہر سے بھی دیں مگر سامنے ہو۔ سنت منقولہ یہی ہے۔ (ہدایہ)

۷) خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا۔

۸) قبلہ کی طرف پشت اور خاص و حاضرین کی طرف رُخ کر کے خطبہ پڑھنا۔

۹) خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ پڑھنا۔

۱۰) خطبہ اتنی آواز سے پڑھے کہ مجمع سن سکے، کم از کم اتنی آواز فرض ہے کہ پاس والا سن سکے۔ دوسرے خطبے کی آواز پہلے کی نسبت پست ہو۔

۱۱) دو خطبے پڑھنا۔ ۱۲) دونوں خطبے عربی زبان میں پڑھنا۔

۱۳) خطبہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ سے پڑھنا۔ ۱۴) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنا۔

۱۵) شہادتین پڑھنا۔ ۱۶) درود شریف پڑھنا۔

۱۷) وعظ و نصیحت کرنا۔

۱۸) دونوں خطبوں میں قرآن پاک سے کم از کم ایک آیت پڑھنا مستقل سنت ہے۔

۱۹) دونوں خطبوں کے درمیان کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے کی مقدار بیٹھنا۔

۲۰) دوسرے خطبے میں دوبارہ حمد و ثنا، شہادتین اور درود شریف پڑھنا۔

۲۱) دوسرے خطبہ میں وعظ و نصیحت اور لوگوں کے لئے دُعا کرنا۔

۲۲) دونوں خطبے بہت طویل نہ ہوں۔ مقدار میں نماز سے کم ہوں یا طوال مفصل کی کسی صورت کی مقدار کے برابر ہوں۔

۲۳) دوسرے خطبے میں آل و اصحاب، ازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور دونوں چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تذکرہ کرنا اور دُعا کرنا مستحسن اور یہی سنت منقولہ ہے۔

۲۴) دوسرا خطبہ بالفاظ مسنونہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ﴾ سے شروع کرنا۔

۲۵) حاضرین کا دونوں خطبوں میں تشہد کی شکل میں بیٹھنا۔

۲۶) خطبہ ختم ہوتے ہی متصلاً اقامت کہنا۔

۲۷) دو خطبوں کے درمیان ضرورت شدیدہ کے بغیر کلام نہ کرنا۔

۲۸) جو خطیب خطبہ پڑھے اسی کو نماز پڑھانا۔

۲۹) خطبہ کو غور سے سننا اور اس دوران کوئی فضول کام نہ کرنا۔ مثلاً ہاتھوں سے کپڑوں سے کھیلنا، اِدھر اُدھر دیکھنا وغیرہ۔

۳۰) خطبہ کے دوران سنت اور نفل نہ پڑھنا بلکہ خطبہ سننا۔

عیدین کی سنتیں

۱) صبح جلدی جاگنا اور فجر کی نماز محلے کی مسجد میں پڑھنا۔

۲) غسل کرنا۔

۳) عید الفطر کی نماز سے پہلے حجامت کرانا اور عید الاضحیٰ کو قربانی کرنے والے کو قربانی کے بعد حجامت کرانا مستحب ہے۔ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے پہلے بھی کرا سکتا ہے۔ اگرچہ قربانی لے لی ہو، ہاں اگر بھول گیا ہو اور بال زیادہ بڑھ گئے ہوں تو حجامت کروالے۔

۴) مسواک کرنا۔

۵) اچھے سفید کپڑے پہننا۔

۶) خوشبو لگانا۔

۷) عید الفطر کے روز عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا۔ چھوہارہ یا کھجور کھانا افضل ہے۔ عید الاضحیٰ میں عید کے روز پہلے قربانی کے گوشت میں سے کھانا افضل ہے۔

۸) عید الفطر سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرنا۔

۹) فرحت و خوشی کا اظہار کرنا۔

۱۰) حسب توفیق صدقہ و خیرات میں کثرت کرنا۔

۱۱) عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا۔

۱۲) نماز کے لئے جلدی کرنا۔

۱۳) پیدل جانا افضل ہے۔

۱۴) وقار سے چلنا ادھر اُدھر نہ دیکھنا۔

۱۵) عیدگاہ جاتے ہوئے آہستہ یا با آواز بلند تکبیر کہنا البتہ عید الاضحیٰ میں بلند آواز سے کہنا اور عیدگاہ پہنچ کر تکبیر بند کردے۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:

﴿اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ﴾

۱۶) ایک راستے سے جانا اور واپس دوسرے راستے سے آنا۔

۱۷) ایک دوسرے کو مبارکباد کے الفاظ کہنا مثلاً عید مبارک ہو یا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے البتہ مصافحہ اور معانقہ کو ضروری جاننا بدعت ہے۔

۱۸) عید کی نماز سے پہلے گھر اور عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عیدین کے بعد گھر میں ۴ یا ۲ رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے افضل ۴ رکعت ہے۔

نماز جنازہ

فرائض: ۱) قیام ۲) چار تکبیریں

واجب: جنازہ سے فارغ ہو کر سلام پھیرنا واجب ہے۔

سنتیں:

۱) ثناء پڑھنا ۲) درود شریف پڑھنا

۳) دُعا میت پڑھنا ۴) اس ترتیب سے پڑھنا

مسنون نوافل

۱) تحیۃ الوضو: جب بھی وضو کرے تو دو رکعت نماز تحیۃ الوضو کی نیت سے پڑھے۔

۲) تحیۃ المسجد: جب بھی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھے۔

۳) نماز اشراق: طلوع آفتاب کے ۱۵ منٹ بعد (کم از کم) ۴ رکعت نفل دو سلام سے ادا کرے۔

۴) نماز چاشت: استوائے شمس سے ایک گھنٹہ قبل ۸ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے۔

۵) نمازِ تہجد: رات کی آخری تہائی میں صبح صادق سے پہلے ۸ رکعت نوافل چار سلام کے ساتھ پڑھے۔

۶) سفر کو جاتے ہوئے: نمازِ نفل پڑھنا۔

۷) سفر سے واپسی پر: نمازِ نفل پڑھنا۔

۸) نمازِ استخارہ: کسی معاملے میں خیر کس طرف ہے یہ معلوم کرنے لئے دو رکعت نمازِ نفل بہ نیت نمازِ استخارہ پڑھے اس کے بعد دعائے استخارہ پڑھے۔

دُعائے استخارہ

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (اس جگہ اس کام کا تصور کرے جس کیلئے استخارہ کر رہا ہے) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (اس جگہ بھی اس کام کا تصور کرے جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ﴾

فائدہ: اگر یہ دُعا یاد نہ ہو تو دیکھ کر پڑھ لیں اور اگر یہ لمبی دُعا نہ پڑھ سکیں تو یہ مختصر دعا پڑھتے رہیں ﴿اَللّٰهُمَّ جِرْلِيْ وَاغْفِرْلِيْ﴾

۹) **نمازِ حاجت:** اپنی حاجت کے وقت ۲ رکعت نمازِ صلوٰۃ الحاجات پڑھیں اور نماز کے اندر یا باہر یہ دُعا پڑھیں۔

﴿يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا فَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ﴾

ترجمہ: اے محبت کرنے والے! اے محبت کرنے والے! اے محبت کرنے والے! اے بڑے عرش کے مالک! اے پہلے پیدا کرنے والے! اے واپس کرنے والے! اے کر گزرنے والے، جس کا ارادہ کرے۔ میں سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! آپ کے چہرے کے نور سے، جس نے آپ کے عرش کے ارکان کو بھر رکھا ہے اور میں آپکی قدرت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، جس سے تو قادر ہے تمام مخلوق پر اور آپ کی اس رحمت سے سوال کرتا ہوں، جو ساری چیزوں کو وسیع ہے کوئی معبود نہیں مگر صرف تو ہی اے امداد کرنے والے! میری مدد فرما۔

۱۰) صلوۃ التسبیح: اس نماز کی مفصل ترکیب "فضائل اعمال" میں دیکھ لی جائے یا اپنی مسجد کے امام صاحب سے سمجھ لی جائے۔

۱۱) مختصر صلوۃ التسبیح: ترمذی شریف میں مذکور ہے کہ ۴ رکعت نماز نفل عام نماز کی طرح پڑھیں۔ چاروں رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی بھی سورۃ ملائیں اور کسی بھی رکن میں ۱۰ مرتبہ ﴿سبحان اللّٰہ﴾ ۱۰ مرتبہ ﴿الحمد للّٰہ﴾ اور ۱۰ مرتبہ ﴿اللّٰہ اکبر﴾ پڑھیں یا اخیر میں سلام سے پہلے پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ان نوافل کے بعد جو بھی دعا مانگی جائے گی وہ قبول ہوگی۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ فرماتے ہیں کہ مشائخ کرامؒ نے اس کو مختصر صلوۃ التسبیح کے نام سے موسوم کیا ہے۔

۱۲) نماز توبہ: ۲ رکعت نماز نفل پڑھ کر ندامت اور شرمساری کے ساتھ کوئی سا بھی استغفار پڑھتا رہے اور رو رو کر دُعائیں کرتا رہے۔

امام غزالیؒ سے یہ دُعا منقول ہے:

﴿یَا مُجَلِّیَ عَزَائِمِ الْاُمُوْرِ وَیَا مُنْتَهِیَ هِمَّةِ الْمَهْمُوْمِیْنَ یَا مَنْ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ اَحَاطَتْ بِنَا ذُنُوْبُنَا وَاَنْتَ الْمَدْ

غَوْرُ لَنَا یَا مُدْغُوْرُ لِکُلِّ شِدَّۃٍ کُنَّا نَدَّخِرُکَ لِھٰذِہِ السَّاعَۃِ فَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴾ (بحوالہ "منہاج العابدین" مولف امام غزالی)

ترجمہ: اے بڑے بڑے امور کو کھولنے والے! اے مغموم ومحزون لوگوں کی ہمتوں کی انتہاء! اے وہ ذات کہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کن فیکون سے کر دیتا ہے۔ ہمارے گناہوں نے ہمارا احاطہ کر لیا ہے۔ ہر آڑے وقت میں آپ ہی ذخیرہ ہیں ہمارے لئے اور ایسے ہی وقت کے لیے میں آپ کو ذخیرہ سمجھتا ہوں آپ مجھے معاف فرما دیجئے۔ بے شک آپ بہت توبہ قبول کرنے والے ہیں۔

۱۳) نماز قتل: اگر کوئی مسلمان قتل کیا جا رہا ہو تو ۲ رکعت نماز پڑھ کر توبہ و استغفار کرے۔

۱۴) نماز احرام: حج وعمرہ کا احرام باندھ کر ۲ رکعت نماز نفل پڑھنا اس طرح سے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے۔

۱۵) نماز تراویح: رمضان میں اس کا پڑھنا مشہور و معروف ہے۔

۱۶) نماز کسوف: ۲ رکعت یا ۴ رکعت نماز سورج گرہن کے وقت امام جمعہ و عیدین

کے پیچھے ادا کریں۔ قرأت آہستہ طویل ہو۔ رکوع اور سجود بھی لمبے ہوں۔ سلام کے بعد آفتاب صاف ہونے تک دُعا میں مشغول رہیں۔

۱۷) نمازِ خسوف: چاند گرہن کے وقت ۲ رکعت نماز پڑھیں، اس میں جماعت نہیں ہے اور یہ گھر میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

فائدہ: حادثات کے وقت ۲ رکعت نفل پڑھ کر دُعا کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: سخت آندھی اُٹھے، مسلسل بارش ہو رہی ہو، بکثرت اولے یا برف پڑ رہی ہو، آسمان سرخ ہو جائے، تاریکی ہو جائے، زلزلے آئیں یا بجلی کڑک کے اور گرے، یا کوئی مرض وبا پھیل رہی ہو یا دشمن کا خوف غالب ہو تو ۲ رکعت نفل پڑھنا سنت ہے اس کے لئے جماعت نہیں گھر میں پڑھے یا مسجد میں پڑھے کوئی تخصیص نہیں۔

۱۸) اوّابین: مغرب کی ۲ رکعت سنت کے بعد کم از کم ۶ رکعت تین سلام کے ساتھ یا زیادہ سے زیادہ ۲۰ رکعت دس سلاموں کے ساتھ ادا کی جائے وقت کم ہو تو مغرب کی دو سنت کے بعد ۴ رکعت یا ۲ رکعت نفل پڑھ لی جائے اور سب میں اوّابین کی نیت کر لی جائے۔

۱۹) جمعہ کے بعد کی سنت مؤکدہ کے بعد ۲ رکعت نفل۔

۲۰) عشاء کے ساتھ وتر پڑھے جائیں تو وتر کے بعد کچھ ذکر اذکار کا فاصلہ کر کے ۲ رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

۲۱) عصر کی نماز سے پہلے ۴ رکعت۔

۲۲) عشاء کی نماز سے پہلے ۴ رکعت۔

۲۳) عشاء کی نماز کے بعد دو سنت مؤکدہ کے بعد ۲ رکعت یا ۴ رکعت۔

۲۴) **نماز استسقاء:**

i) خشک سالی میں بارش کے لئے ۲ رکعت باجماعت نفل پڑھیں اور قرأت جہری کریں۔

ii) نماز کے بعد امام قبلہ رُخ ہو کر دُعا کرے اور سب مقتدی آمین کہتے رہیں۔

iii) برابر تین دن نماز استسقاء پڑھیں۔

iv) نماز استسقاء کے تین دن لوگ روزہ رکھیں توبہ استغفار کریں اور اہل حقوق کے حقوق ادا کریں۔

v) بوڑھے، مرد، عورتیں اور بچے سب نکلیں۔ جانور بھی لے جائیں، پھٹے پُرانے کپڑے پہنیں، عاجزی سے اور نڈھال ہو کر پیدل چلیں۔

vi) تین دن مکمل کریں اگرچہ بارش ہو بھی جائے۔

vii) چادر کا پلٹنا محض نیک فالی ہے سنت نہیں ہے۔

۲۵) **نماز خوف:** اس کے مفصل احکامات علماء سے دریافت کریں۔

i) اگر درندے کا خوف ہو تو اپنا بچاؤ کر کے نماز پڑھے کہ حملہ نہ کر سکے۔

۲) اگر دشمن کا خوف ہو تو حملے سے بچنے کے لیے جس طرح ممکن ہو اس طرح نماز پڑھے۔

۳) اگر جنگ مسلسل ہو تو اسلامی فوج دو حصوں میں تقسیم ہو جائے ایک حصہ امام کی اقتداء میں پوری نماز پڑھ لے پھر یہ دشمن کے سامنے چلا جائے دوسرا حصہ دوسرے امام کے پیچھے پوری نماز پڑھ لے۔ اور اگر اس طرح بھی نماز پڑھنا ممکن نہ ہو جنگ کی شدت ہو تو نماز قضا کر دیں بعد میں پڑھ لیں نماز خوف کی اب ترتیب یہی ہے۔

دعا کی سنتیں

یقین سے دُعا کرے کہ اللہ پاک میری دُعا قبول فرمائیں گے۔ توجہ اور حضور قلب کے ساتھ دُعا کرتا رہے۔ ایسا نہ ہو کہ زبان پر الفاظ ہوں اور خیالات دوسری طرف منتشر ہوں۔

وسیلہ حسن عمل: یعنی اپنے کسی نیک عمل کا وسیلہ دے کم از کم یہ کہہ لے کہ مجھے آپ سے جو محبت ہے آپ کو مجھ سے محبت ہے اس کے واسطے سے یا اللہ میری دُعا قبول فرما۔

وسیلہ اہل اللہ: اپنے شیخ یا کسی اللہ والے بزرگ کا وسیلہ دے کہ یا اللہ فلاں بزرگ ہماری نظر میں آپ کے مقبول بندے ہیں ان کے وسیلے سے میری دُعا قبول فرما۔ خواہ زندہ ہوں یا مردہ ہوں۔

۱) تضرع: یعنی عاجزی اور گڑگڑا کر دُعا کریں۔

۲) اکل حلال: رزق حلال حاصل کریں، دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ آج کل دُعائیں قبول نہ ہونے کا بڑا سبب یہی ہے۔ ہم لوگ مردار، کوے، چیل، خنزیر کا گوشت تو نہیں کھاتے لیکن رشوت سود وغیرہ مزے لے لے کر کھاتے ہیں۔

۳) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا رہے کیونکہ حدیث پاک میں وعید ہے کہ دُعائیں قبول نہیں ہوں گی (جب امر بالمعروف ونہی عن المنکر چھوڑ دیں گے)

۴) دُعا صرف اللہ تعالیٰ سے مانگے غیر اللہ سے نہ مانگے۔

۵) جائز امور کی دُعا مانگے ناجائز امور کے لئے دُعا نہ مانگے۔

۶) دُعا مانگنے سے قبل کوئی نیک عمل مثلاً صدقہ دے یا نفل پڑھ لے۔

۷) باوضو ہو کر دُعا کرے۔

۸) قبلہ رُخ ہو کر دُعا کرے۔

۹) دوزانو بیٹھ کر دُعا مانگے۔

۱۰) سائل کی طرح ہاتھ پھیلا کر دُعا مانگے۔

۱۱) دونوں ہاتھوں کو کندھے تک اُٹھائے اور ہاتھوں کے درمیان تین انگل کا فاصلہ رکھے۔

۱۲) دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھ کر دُعا کرے۔

۱۳) اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرے اور حمد و ثناء بیان کرے۔
۱۴) حضور اقدس ﷺ پر اوّل و آخر درود شریف پڑھے۔
۱۵) پہلے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ و استغفار کرے۔
۱۶) جو دُعائیں حدیث پاک میں منقول ہیں وہ عربی زبان میں مانگے ورنہ کم از کم ان کا مضمون اردو زبان میں ادا کرلے۔
۱۷) دُعا اپنی ذات سے شروع کرے پھر اپنے والدین کے لئے، اپنے مشائخ اساتذہ کے لئے اور تمام امت مسلمہ کے لئے مانگے۔
۱۸) دُعا بار بار اور اصرار کر کے مانگے۔
۱۹) خلاف فطرت دُعا نہ مانگے مثلاً یا اللہ مجھے عورت یا مرد بنادے۔
۲۰) دُعا میں امر محال (جس کے ہونے میں خود بھی متردّد ہو) نہ مانگے مثلاً نا اہل کہے یا اللہ مجھے وزیر اعظم بنادے۔
۲۱) ہر دُعا کے بعد آمین کہے۔
۲۲) دُعا کی قبولیت میں جلد بازی نہ کرے اور نہ ہی مایوس ہو۔
۲۳) دُعا کے آخر میں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرلے۔
۲۴) آخر میں حضور اقدس ﷺ کا وسیلہ دے کر قبولیت کی دُعا کرے۔
۲۵) آخر میں ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾ پڑھے۔

تلاوت قرآن پاک کی سنتیں

۱) الفاظ جدا جدا اور واضح کر کے پڑھے۔

۲) حتی الوسع الفاظ اور مخارج کو دیکھ کر پڑھے۔

۳) حروف کے مد احسن طریقے پر ادا کرے۔

۴) خوب صورت لہجے سے پڑھے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ثواب زیادہ ہوگا۔

۵) جب قرآن سنے تو رقت طاری کرے اور آنسو بہاتا رہے۔

۶) تلاوت جب ختم ہو تو یہ دعا پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًی وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّارَبَّ الْعَالَمِیْنَ﴾

سنت فکر

۱) حق تعالیٰ شانہ کی ذات میں غور و فکر نہ کرے۔

۲) دل میں یہ خیال رکھے کہ میرا دل کہہ رہا ہے اللہ اللہ اللہ، بلا تکلف آسانی سے جتنا دھیان رکھ سکے رکھے۔

۳) اللہ تعالیٰ شانہ کی مصنوعات اور تحقیقات کو نظر عبرت سے دیکھے اور اس

کے کمال قدرت کا مشاہدہ کرکے محبت سے پکار کر ذکر کو مضبوط کرے۔

۴) جو دم غافل سو دم کافر کو اپنا مشرب بنائے اور کوئی سانس غفلت میں نہ جانے دے اور ہر دم ہر آن یہ دھیان رہے کہ میرا دل کر رہا ہے اللہ اللہ اللہ۔

وساوس کو دور کرنے کا مسنون طریقہ

۱) کفریہ خیالات یا گناہوں کا حملہ و وسوسہ ہو تو یہ پڑھے ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾ اور بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے۔

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

۲) یا پھر یہ دُعا پڑھے:

﴿رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ﴾

ترجمہ: اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیاطین کے وسوسوں سے اور اے یارب میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔

۳) وساوس آئیں تو ان کو دور کرنے کی فکر نہ کرے اور نہ ہی غم زدہ ہو بے شک وساوس آتے رہیں۔ انسان دل میں اپنے یہ خیال جاری رکھے کہ میرے دل میں اللہ کی رحمت آرہی ہے عرش عظیم سے نور کی شعاعیں آرہی ہیں میرا دل کہہ رہا ہے ﴿اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ﴾ بار بار ایسا کرنے سے وساوس کم ہوتے چلے جائیں گے۔

اسلام کی سنتیں

(اسلام کی سنن نظافت)

اسلام میں مشہور سنتیں سات ہیں:

۱) ختنہ کرانا
۲) مسواک کرنا
۳) لبوں کے بال صاف کرنا
۴) زیرِ ناف بال صاف کرنا
۵) زیرِ بغل بال صاف کرنا
۶) ناخن کاٹنا
۷) سر منڈانا یا تمام سر کے بال رکھنا اور درمیان میں مانگ نکالنا

گھر میں داخل ہونے کی سنتیں

۱) دہلیز میں رک کر با آواز بلند تین مرتبہ ﴿السلام علیکم﴾ کہنا چاہیے۔
۲) درود شریف پڑھنا ﴿الصلوۃ والسلام علی محمد رسول اللہ﴾
۳) گھر میں داخل ہونے کی دُعا پڑھنا۔

دُعا: ﴿آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ﴾

ترجمہ: ہم رجوع کرنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

ہنسنے کی سنتیں

۱) حیرت یا مسرت کے وقت اس طرح ہنسنا کہ صرف دانت ظاہر ہوں منہ نہ کھلے اور آواز نہ نکلے۔

۲) بات بات پر نہ ہنسے۔

۳) ہنسنا ہو تو تھوڑا ایسے اعتدال کے ساتھ۔

۴) ہنسی کے وقت اگر دانت نظر آنے کا احتمال ہو تو منہ پر ہاتھ رکھنا۔ (جامع صغیر)

۵) غصہ دیر سے کرنا خوش جلدی ہونا۔

۶) ایسے خوش مذاق کرنا کہ سچ بھی ہو اور دوسرے کو برا نہ لگے۔

السلام علیکم کہنے کی سنتیں

۱) ﴿السلام علیکم﴾ کہنا سنت ہے، بعض لوگ سلام علیکم کہتے ہیں یا یہ غلط ہے "الف" اور "لام" کے ساتھ کہے السلام علیکم۔

۲) اگر سلام کہنے والا ﴿السلام علیکم ورحمۃ اللہ﴾ کہے تو سننے والا جواب میں ﴿وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ﴾ کہے۔

اس طرح اگر سلام کہنے والا ﴿السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ﴾ کہے تو جواب میں سننے والا ﴿وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ﴾ کہے۔

۳) اوپر والا نیچے والے کو پہلے سلام کرے اسی طرح سوار پیدل چلنے والے کو سلام میں پہل کرے اسی طرح اکیلا شخص زیادہ لوگوں کو سلام کہے۔

۴) مجلس میں آئے تو سب کو با آواز مناسب ایک دفعہ السلام علیکم کہے۔ مصافحہ صرف صدر مجلس سے کرے۔

۵) اگر بیان ہو رہا ہو یا تعلیم ہو رہی ہو، یا ذکر و اذکار میں مشغول ہوں یا کسی خاص کام یا کسی خاص مشورہ وغیرہ میں مشغول ہوں تو آنے والا خاموش بیٹھ جائے فراغت کے بعد سلام کرے۔

۶) سلام میں پہل کرنا سنت ہے۔ (شمائل ترمذی)

(مزید آداب سالک میں دیکھیں)

سلام کرنے کی سنتیں

۱) سلام کو عام کرنا۔

۲) ذرا سی جدائی کے بعد بھی سلام کرنا۔

۳) بچوں کو سلام کرنا۔

۴) رات میں گھر آنے پر نہایت پست آواز سے سلام کرنا۔

۵) اگر کوئی غائب کا سلام پہنچائے تو یہ الفاظ کہنا ﴿علیک وعلیہ السلام﴾

۶) کسی کے گھر تشریف لے جائے تو دروازے پر ہی با آواز بلند سلام کرنا۔

گفتگو و تکلم کی سنتیں

۱) درمیانی آواز سے بات کرے۔

۲) الفاظ جدا جدا کر کے بولے۔

۳) مشکل یا اہم بات کو ایک سے زیادہ یعنی تین دفعہ تک دہرائے۔

۴) مخاطب کی طرف مکمل رُخ کر کے بولنا۔

۵) مجمع کثیر ہو تو الگ الگ طرف منہ کر کے بات کو دہرانا۔

۶) سوچ کر ٹھہر کر بات کرنا۔

۷) آواز میں خشوع و خضوع ہونا جیسے خوف زدہ آدمی بات کرتا ہے۔

۸) حوصلہ اور قوت برداشت کے ساتھ بولنا۔

۹) درمیان میں کسی کی بات نہ کاٹنا۔

۱۰) بلا ضرورت گفتگو نہ کرنا۔

۱۱) بعض دفعہ گفتگو کے دوران دائیں ہتھیلی کو بائیں انگوٹھے کے درمیانی حصہ پر مارنا۔ (سبل الہدیٰ)

۱۲) کلام کو بے مقصد طول نہ دینا۔

۱۳) چیخنا، زور سے بولنا خلاف سنت ہے۔ (کنز العمال)

۱۴) گفتگو کے دوران بات سمجھانے کے لئے مثال دینا۔ (مجمع الزوائد)

ملاقات کی سنتیں

۱) ملاقات کے اوقات معلوم کر کے جائیں یا پہلے وقت لے لیں، عین کھانے کے وقت نہ جائیں یا کھانا کھا کر جائیں اور جاتے ہی اطلاع کر دیں کہ کھانے کا انتظام نہ کریں۔

۲) جس سے ملاقات کرنی ہے اگر اس کے پاس بلا اطلاع کے جائیں اور وہ مصروف ہو یا پڑھ رہا ہو تو انتظار کریں یا واپس جائیں۔ بہت ہی مجبوری ہو تو ادب سے اجازت لیں پھر مختصر بات کریں۔ اگر میزبان وقت دے سکتا ہو تو بہتر ورنہ اس کو چاہیے کہ خندہ پیشانی اور نرمی کے ساتھ معذرت کر لے۔

۳) ملاقات ہوتے ہی تین باتیں بتادیں:

(الف) میں کون ہوں (ب) کہاں سے آیا ہوں (ج) کیوں آیا ہوں

۴) ملاقاتی کو چاہیے کہ اگر میزبان کے ساتھ کوئی چیز رکھی ہوئی ہو تو نہ اس کو اُٹھائے نہ دیکھے نہ چھیڑے نہ اس کے متعلق معلومات حاصل کرے۔

۵) اگر بے تکلفی نہ ہو تو گھر کے حالات، کاروبار اور آمدنی کی تفصیلات نہ پوچھے۔

۶) اتنی دیر نہ بیٹھے کہ میزبان تنگ ہو جائے۔ ہاں اگر مجلس بیٹھنے کی ہو مثلاً پیرو مرشد کی صحبت کی ہو تو دل لگا کر باادب بیٹھے۔ خاموش بیٹھا رہے اور ادھر اُدھر نہ دیکھے۔

(مزید آداب سالک میں دیکھیں)

مہمان کے لیے سنتیں

۱) مہمان کہیں جانا چاہتا ہو تو اپنے میزبان کو آمد و رفت اور کھانے کے متعلق تفصیلات بتا کر جائے۔

۲) مہمان کو چاہیے کہ فرمائش نہ کرے۔

۳) دسترخوان پر کئی اقسام کے کھانے ہوں تو سب سے کھائے۔

۴) کھانے کے وقت ہلکی پھلکی خوشگوار گفتگو کرے۔ صدمے، ناراضگی اور خوف کی باتیں یا پیچیدہ علمی گفتگو نہ کرے۔ میزبان کو بھی اس چیز کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔

۵) مہمان اتنی دیر رہائش نہ رکھے کہ میزبان تنگ آ جائے۔

۶) اگر کسی نے جان بوجھ کر آپ کی مہمان نوازی نہ کی ہو اور وہ آپ کے گھر آ جائے تو اس کی مہمان داری کرنا۔ (ترمذی شریف)

میزبان کی سنتیں

۱) خندہ پیشانی سے ملے، رہائش اور راحت کا انتظام کرے، بیت الخلاء، باہر آنے جانے کا راستہ اور نماز کی جگہ وغیرہ سب دکھلا دے۔

۲) آسانی سے جو خدمت کر سکے کرے اور مہمان کا حق مہمانی تین دن ہے۔

۳) کھانے پینے کی چیزیں احترام سے بھیجے۔

۴) مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر میزبان کھانے کی درخواست کرے اور سرسری نظر سے کمی بیشی دیکھتا رہے۔ نظریں جما کر نہ دیکھتا رہے، نہ ہی مسلط ہو کر دیکھتا رہے۔ یا تو کھانے میں شریک ہو یا اس مجلس سے الگ ہو جائے اور وقفے وقفے سے کمی بیشی معلوم کرتا رہے۔

۵) اپنے بزرگ کے ساتھ اس کے مریدین کی دعوت کرنا ہو تو اپنے بزرگ کے ذمہ دعوت کا پیغام نہ لگائے بلکہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے بزرگ کو درخواست کرے کہ فلاں فلاں کو دعوت دینا چاہتا ہوں اگر مناسب ہو تو اجازت فرمائیں جب اجازت مل جائے تو خود ان متعلقین اور مریدین کو دعوت دے اور مریدین و متعلقین بھی اپنے شیخ کی اجازت کے بغیر یا ان کی اجازت کی اطلاع کے بغیر دعوت قبول نہ کریں۔

۶) مہمان کو رخصت کرتے وقت گھر کے دروازے تک پہنچائے۔

۷) رخصت کے وقت دُعا کرے:

﴿اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَاتِكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ﴾

ترجمہ: میں سونپتا ہوں اللہ کو تمہارا دین اور تمہاری امانات اور تمہارے آخری اعمال۔

اختتام مجلس کی سنتیں

۱) ﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾

ان کلمات کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجلس کی کوتاہیوں کو حسنات سے بدل دیں گے۔ (الحدیث)

عطر کی سنتیں

۱) عطر لگانا سنت ہے۔ ۲) مندرجہ ذیل مواقع پر عطر لگانا سنت ہے۔

(i) عبادت کے وقت (ii) تہجد کے وقت (iii) جمعہ کی نماز

(iv) مجلس ذکر میں (v) وضو کے بعد (vi) عیدین کے موقع پر

(vii) عورتوں کے لئے جب حیض ونفاس سے پاک ہو جائے (فتح الباری)

(viii) سر، داڑھی میں عطر لگانا (x) مانگ میں عطر لگانا

(x) لوگوں کا اکرام عطر سے کرنا

۳) عطر جب پیش کیا جائے رد نہ فرمانا

۴) مرد کی خوشبو کا رنگ ہلکا اور خوشبو غالب ہو۔ عورتوں کے عطر کا رنگ غالب اور خوشبو ہلکی۔ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے مرد کے لیے مشک عنبر کافور مناسب ہے عورتوں کے لئے زعفران صندل مناسب ہے۔ (جمع الوسائل)

کھانے کے فرائض

یٰاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا........(القرآن)

۱) کھانا حلال ہو۔ ۲) پاکیزہ طیب ہو۔

۳) نیت یہ ہو کہ اس سے جو طاقت ہو گی میں اللہ پاک اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں گا، شیطان کی مخالفت کروں گا۔

کھانے سنتیں

۱) دستر خوان بچھانا۔ (بخاری)

۲) کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھونا اور گیلے ہاتھ سے کھانا کھانا اور بعد میں دونوں ہاتھ دھونا، کپڑے سے صاف کر لینا۔ (ترمذی)

۳) بلند آواز سے ﴿بسم اللہ﴾ پڑھنا۔ (بخاری)

۴) داہنے ہاتھ سے کھانا۔ (بخاری)

۵) مجلس میں جو بزرگ ہوں ان سے کھانا شروع کرانا۔ (مسلم)

۶) کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔ (بخاری)

۷) اگر لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا۔ (مسلم)

۸) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔

۹) کھانے میں عیب نہ نکالنا۔

۱۰) جوتا اتار کر کھانا۔

۱۱) کھانے کے وقت پاؤں کے بل اکڑوں بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں، یا دایاں گھٹنا کھڑا ہو اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا یا قعدہ کی شکل میں دوزانوں ہو کر آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھنا۔ (ابن ماجہ)

۱۲) کھانے کے برتن کو صاف کر لینا کیونکہ اس طرح کرنے سے برتن اس کے لئے دُعا کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۳) کھانے کے بعد انگلیوں کا چاٹنا نیز پہلے درمیانی انگلی پھر کلمہ والی پھر انگوٹھا چاٹے۔ (مسلم)

۱۴) کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھنا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (ترمذی)

۱۵) پہلے دسترخواں اُٹھائے پھر خود اُٹھے۔ (ابن ماجہ)

۱۶) دسترخواں اُٹھاتے وقت یہ دعا پڑھے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا﴾ (بخاری)

ترجمہ: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے ایسی تعریف جو بہت ہو اور پاکیزہ ہو اور بابرکت ہو اے ہمارے رب ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کے یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے بے نیاز ہو کر نہیں اُٹھ رہے۔

۱۷) دونوں ہاتھ دھونا۔ اگر چکنائی لگ گئی ہو تو دھونے سے پہلے ان کو ہاتھوں، بازوؤں اور قدموں سے پونچھ لینا۔ (ترمذی)

۱۸) کلی کرنا۔ (بخاری)

۱۹) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے اور درمیان میں یاد آئے تو یوں پڑھے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ﴾

۲۰) اگر دعوت کھائے تو دعوت دینے والے کو یہ دعا دے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنَا وَاسْقِ مَنْ سَقَانَا﴾ (مسلم)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ تو کھلا اس کو جس نے ہم کو کھلایا اور تو پلا اسکو جس نے ہم کو پلایا۔

۲۱) سرکہ استعمال کرنا اور دسترخوان پر موجود ہونا۔

۲۲) خالص جو کی روٹی کھانا یا کم از کم گندم کے آٹے میں جو بھی ملا لینا۔

۲۳) گوشت کھانا سنت ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ دُنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ (جامع صغیر)

۲۴) اپنے مخلص بھائی کی دعوت قبول کرے۔ (ابوداؤد)

البتہ اگر غالب آمدنی حرام کی ہو یا وہ بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہیے۔

۲۵) سبزیوں میں لمبے کدو کی رغبت رکھنا۔

۲۶) ثرید بنا کر کھانا۔

۲۷) کوئی کھانا کھانے کے درمیان میں آجائے تو صلاح لے لینا۔

۲۸) جس خادم نے کھانا تیار کیا ہے اس کو کھانے میں شریک کرنا یا دو چار لقمے اس کے لئے علیحدہ رکھنا۔

۲۹) آپ کا ساتھی کھانا کھا رہا ہے تو حتی الوسع اس کا ساتھ دینا تا کہ وہ پیٹ بھر کر کھائے اگر مجبوری ہے تو عذر کر لینا۔

۳۰) فروٹ کی ڈالیاں اور چھلکے الگ الگ رکھنا۔

۳۱) چھلکے منہ سے صاف کر کے پلیٹ میں اُلٹے رکھنا اسی طرح کھجور اور گھٹلیاں الگ الگ رکھنا۔ (از مرشد عالم)

۳۲) دسترخوان سے نیچے برتن نہ رکھنا۔

۳۳) چاول یا سویاں یا بسکٹ کا ہاتھوں کو لگا ہوا بورا یچی ہوئی چیزوں میں نہ جھاڑیں الگ خالی پلیٹ میں جھاڑیں۔

۳۴) کھانے میں عیب نہ نکالنا۔

۳۵) اگر سالن سے پہلے روٹی آجائے تو روٹی سے ہی شروع کرنا اگرچہ سالن دیر سے آئے۔ (حاکم)

۳۶) جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد کھانا کھانا۔ (بخاری)

پانی پینے کی سنتیں

۱) دائیں ہاتھ سے پینا کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔ (مسلم)

۲) پانی پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا۔ (مسلم)

۳) شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور بعد میں الحمد للہ کہنا۔ (ترمذی)

۴) تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت منہ کو برتن سے الگ کر لینا۔ (ترمذی)

۵) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے نہ پینا۔

۶) مشکیزہ یا کوئی بھی ایسا برتن جس کا منہ تنگ ہو اور ایک دم سے زیادہ پانی آجانے کا احتمال ہو یا اندر کا پانی نظر نہ آتا ہو اور گندگی یا کیڑے کوڑے کا اندیشہ ہو تو ایسی چیز سے منہ لگا کر پانی نہ پئیں۔

۷) صرف پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھ لیں:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانَا مَاءً عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا﴾ (روح المعانی پارہ ۲۷)

ترجمہ: تمام تعریفیں ہیں اس ذات کی کہ جس نے ہمیں بہت میٹھا پانی اپنی رحمت سے پلایا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے اس پانی کو نمکین کڑوا نہیں بنایا۔

۸) پانی یا شروب چائے شربت وغیرہ پی کر اگر دوسرے کو دینا ہو تو پہلے داہنے والے کو دیں۔ (بخاری)

۹) دودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھنا:

﴿اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ﴾ (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اس سے زیادہ کر۔

۱۰) پلانے والے کو سب سے آخر میں پینا۔

۱۱) پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا۔ (ابوداؤد)

۱۲) آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا۔ (ترمذی)

۱۳) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ (شمائل ترمذی)

بیت الخلاء آنے جانے کی سنتیں

۱) بیت الخلاء میں سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر جائیں۔

۲) داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھیں:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ﴾ (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ میں آپکی پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

اس دُعا کی برکت سے خبیث جنات اور بندہ کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے اور وہ ایذا نہیں پہنچا سکتے۔ (مرقات)

۳) بیت الخلاء میں جب داخل ہوں تو پہلے بایاں قدم اندر رکھیں۔

۴) جب ستر کھولیں تو بہت نیچے ہو کر کھولیں۔

۵) بیت الخلاء سے باہر نکلتے ہوئے دایاں قدم باہر نکالیں۔

۶) یہ دُعا پڑھیں:

﴿غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ﴾

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز کو دور کر دیا اور مجھے عافیت نصیب فرمائی۔

۷) بیت الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآنی آیت یا حضور اقدس ﷺ کا مبارک نام لکھا ہوا نظر آتا ہو تو اس کو اتار کر باہر رکھ دیں۔ فراغت سے واپس آکر پھر پہن لیں۔ تعویذ اگر موم جامہ ہو یا سلا ہوا ہو تو پہن کر جا سکتے ہیں۔

۸) رفع حاجت کے وقت قبلہ رُخ ہو کر یا پیٹھ کر کے نہ بیٹھیں۔

۹) رفع حاجت کے وقت بلا ضرورت شدیدہ کلام نہ کریں اور نہ ہی زبان سے ذکر کریں۔

۱۰) اگر بیت الخلاء نہ ہو تو کسی آڑ میں رفع حاجت کریں۔ (ابوداؤد)

۱۱) رفع حاجت (پیشاب) کے لئے نرم جگہ استعمال کریں یا زمین کھود لیں تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں اور زمین جذب کرتی جائے۔ (ترمذی)

۱۲) بیٹھ کر پیشاب کریں۔

استنجاء کی سنتیں

۱) استنجاء ایسا کریں کہ پیشاب پاخانہ کے مقامات بالکل صاف ہو جائیں۔

۲) پہلے مقامِ پیشاب کو تین ڈھیلوں سے خشک کریں پھر مقامِ پاخانہ کو تین ڈھیلوں سے صاف کریں پھر پانی سے دھو ڈالیں۔

۳) اگر تین ڈھیلوں سے استنجاء ممکن نہ ہو تو ۵، ۷ طاق اعداد میں ڈھیلے استعمال کریں۔

۴) ان چیزوں سے استنجاء جائز ہے پاک مٹی کا ڈھیلا، ریت، ردی کپڑا جو پاک ہو اور ہر ایسی چیز جو نجاست دور کرے اور خود پاک ہو۔ ایذ اپہنچنے کا اندیشہ نہ ہو، بے قیمت ہو، احترام والی نہ ہو تو اس سے استنجاء جائز ہے۔ سنت ڈھیلے اور پانی سے ہے۔

۵) اگر کسی ضرورت کے تحت ٹوائلٹ پیپر استعمال کرنا ہو تو وہ بھی جائز ہے۔ اسکے بعد پانی استعمال کریں۔

۶) پیشاب یا استنجاء کرتے وقت عضوِ خاص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔ (بخاری و مسلم)

۷) پیشاب کرنے کے بعد استنجاء سکھانے کے لئے دیوار وغیرہ کی آڑ کے کھڑا ہونا چاہیے۔

چھینک اور جمائی کی سنتیں

۱) چھینک والا پہلی اور دوسری چھینک کے بعد ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ کہے البتہ تیسری کے بعد نہ کہے۔

۲) سننے والا ﴿یَرْحَمُکَ اللّٰہُ﴾ کہے۔

۳) پھر چھینکنے والا ان الفاظ میں دعا دے ﴿یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ﴾

۴) جمائی کو حتی الامکان روکنے کی کوشش کرے۔

۵) جمائی کے وقت بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے تاکہ کھلا ہوا منہ ڈھک جائے۔

۶) نماز میں جمائی آجائے تو قیام کی حالت میں دائیں ہاتھ اور دیگر تمام ارکان میں بایاں ہاتھ استعمال کرے۔

لباس کے فرائض

﴿قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواٰتکم وریشاً.....﴾ (القرآن)

ستر کو مکمل ڈھانپنے والا ہو۔

۱) اتنا تنگ اور چست نہ ہو کہ اعضاء کی ساخت اور نشیب و فراز نظر آئیں۔

۲) اپنی حیثیت اور وسائل کے مطابق ہو، افراط اور تفریط نہ ہو۔

۳) قومی لباس کو چھوڑ کر غیر مسلموں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔

۴) ایاکم وزی الاعاجم، اپنے آپ کو کافروں کے لباس سے بچاؤ۔

لباس کی سنتیں

۱) سفید لباس پہننا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ پسند تھا۔ (ترمذی)

۲) قمیص، کُرتا یا صدری وغیرہ پہنے تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں داخل کرے پھر بایاں ہاتھ۔ اس طرح پاجامہ یا شلوار کے لیے پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں۔ (ترمذی ابواب اللباس)

۳) ٹخنے ظاہر ہونے چاہئیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ٹخنے سے نیچے ازار لٹکانے والوں کو اللہ پاک نظر رحمت سے نہیں دیکھتے“۔

۴) کپڑے پہنے تو یہ دعا کرے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ﴾ (ابوداؤد)

ترجمہ: حمد و شکر اس اللہ کے لیے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے یہ عطا فرمایا بغیر میری طاقت اور قوت کے۔

۵) جب نیا کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ﴾

ترجمہ: سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعے خوب صورتی حاصل کرتا ہوں۔

۶) عمامہ کے نیچے ٹوپی کا رکھنا سنت ہے۔ (مرقات)

۷) حضور اقدس ﷺ کرتے کو پسند فرماتے تھے۔ (ترمذی)

۸) ٹوپی پہننا ایک مستقل سنت ہے۔

۹) قمیص یا کرتا وغیرہ اُتارتے ہوئے پہلے بایاں بازو پھر دایاں بازو نکالے اسی طرح شلوار یا پاجامہ اُتارتے وقت پہلے بایاں پھر دایاں پاؤں نکالے۔

۱۰) کپڑے کی سفید ٹوپی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اوڑھتے تھے جو سر کے ساتھ لگی ہوئی ہوتی۔

۱۱) بائیں جانب تکیہ لگانا سنت ہے۔

عمامہ کی سنتیں

۱) عمامہ شریف سنت مستمرہ ہے۔ (خصائل نبوی)

۲) عمامہ شریف کو جو سنت جانتے ہوئے شرم یا تکبر کی وجہ سے نہ باندھے تو وہ گناہ گار ہے۔ (مرقات ج:۳ ص ۳۶۱)

۳) رفع حاجت کو جاتے ہوئے عمامہ سر پر نہ رکھے بلکہ کسی دوسرے کپڑے سے سر کو ڈھانک لے۔ (تقلب الارشاد ص ۱۴۰۰)

۴) عمامہ سفید رنگ کا افضل ہے اور سیاہ رنگ کا ثابت ہے۔ (شمائل ترمذی)

۵) عمامہ شریف کی لمبائی کی مخصوص حد معین نہیں البتہ دونوں شملوں کے علاوہ

سر پر تین، پانچ، سات یا نو گز تک اور گیارہ بارہ تک بھی جائز ہے۔ عام حالات میں تین ذرع شرعی ہونا چاہیے۔

۶) رومال اتنا لمبا ہو کہ تین پیچ سر پر آجائیں اور شملہ بھی ہو تو جائز ہے اور عمامہ کے قائم مقام ہو جائے گا۔

۷) دستار مبارک کھڑے ہو کر باندھنا چاہیے البتہ اگر صدر مجلس عمامہ باندھے اور ان کے اٹھنے میں سب کے اٹھنے کا تکلف ہو تو بیٹھ کر باندھے۔ ([illegible])
بعض نے قبلہ کی طرف منہ کر کے باندھنا لکھا ہے۔

۸) عمامہ شریف سر کے دائیں جانب رکھے اور شملہ بائیں جانب سینے پر لا کر دل تک چھوڑے اور عمامہ سر کے دائیں جانب سے بائیں جانب لا کر باندھنا شروع کرے۔ (نسائی: ج۳ ص۲۷۵)

۹) نچلا شملہ چھوڑنا سنت ہے۔ (مسلم)

۱۰) نچلے شملہ کو پشت پر دونوں کندھوں کے بیچ میں لٹکانا سنت ہے۔

۱۱) نچلے شملے کو سینے پر دائیں طرف یا بائیں طرف سے لٹکانا بھی جائز ہے۔

۱۲) نچلے شملہ کی لمبائی ایک بالشت سے لے کر ناف تک ہو۔

۱۳) عمامہ سے اوپر والے شملہ کو نکالنا افضل ہے اور ترک کرنا جائز ہے۔

۱۴) اوپر والے شملہ کی مقدار چار انگل سے لے کر ایک بالشت تک ہے اور

دونوں کندھوں کے درمیان سینے کے قریب تک لٹکتا رہے، یہ افضل ہے۔

(عینی ج ۹، ص ۱۹)

۱۵) شملہ کو ٹھوڑی سے چھپا کر شملے کو دوسری جانب دبانا مکروہ ہے۔ (نبوی اظہر)

۱۶) سیاہ سفید عمامہ مسنون ہے۔

بالوں کی سنتیں

۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے بارے میں پہلی روایت یہ ہے کہ بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک تھی۔ دوسری روایت ہے کہ کانوں کی لو تک تھی۔ تیسری روایت کے مطابق کندھوں کے قریب تک تھی۔ (شمائل ترمذی)

لہٰذا تینوں طریقے درست ہیں۔

۲) پورے سر کے بال رکھنا نصف کانوں تک یا کانوں کی لو تک یا اس سے کچھ نیچے تک سنت ہے اور پورا سر منڈوا دینا بھی سنت ہے۔ اور اگر کتروانا چاہے تو تمام سر کے بال ہر طرف سے برابر کتروانا جائز ہے لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف سے چھوٹے رکھنا جس کو انگریزی بال کہتے ہیں جائز نہیں اس طرح سر کا کچھ حصہ منڈوا دینا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو اس سے بچائے، آمین۔ (بہشتی زیور تھانوی)

۳) داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو صاف کرنے سے متعلق کثیر احادیث ہیں داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کتروانا حرام ہے۔ (بہشتی زیور تھانوی) اللہ پاک ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین ایک مشت ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور یہ مقدار حدیث سے ثابت ہے۔

۴) لبی لبی مونچھوں پر احادیث میں وعیدیں آئی ہیں۔ باریک کرانا سنت ہے۔ (اوجز المسالک)

۵) زیر ناف، زیر بغل اور مونچھوں کے بال وغیرہ دور کر کے صاف ستھرا رہنا چاہیے۔ اگر چالیس دن گزر جائیں تو گناہ گار ہوگا۔

۶) داڑھی کے بالوں کو دن میں دو مرتبہ بوقت صبح (بہتر ہے تہجد کے وقت) اور بوقت ظہر دھونا اور کنگھا کرنا مسنون ہے اور سر کے بالوں کو دن میں ایک مرتبہ۔ (مشکوۃ، بذل المجہود)

۷) کنگھا کریں تو پہلے دائیں طرف سے شروع کریں۔ (بخاری)

۸) کنگھا کرتے وقت یا حسب ضرورت آئینہ دیکھتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ﴾

ترجمہ: یا اللہ جس طرح آپ نے میری صورت حسین بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے۔

ناخن کاٹنے کی سنتیں

۱) جمعرات کے دن ناخن کاٹنا سنت ہے۔

۲) (الف) ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کی مسنون ترتیب یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کر کے شہادت کی انگلی تک۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کر کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے تک پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن کاٹے۔

(ب) علامہ نوویؒ نے شرح مسلم میں فرمایا اور حافظ ابن حجرؒ نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ اولاً دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت، اس کے بعد بیچ والی، اس کے بعد بغل والی، پھر سب سے چھوٹی انگلی، پھر دائیں ہاتھ کا انگوٹھا۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی، پھر اس کے بغل والی پھر اس کے بعد والی، اس کے بعد انگوٹھے کے بغل والی پھر آخر میں انگوٹھا۔

(ج) حافظؒ نے ایک اور طریقہ لکھا ہے کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

۳) ناخنوں کو محفوظ رکھیں اور زیر زمین دفن کر دیں، اسی طرح انسانی بال بھی۔

۴) پاؤں کے ناخن کاٹنے کی مسنون ترتیب یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے انگوٹھے تک پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلی تک کاٹ لے۔

سونے کی سنتیں

۱) حضور اکرم ﷺ مندرجہ ذیل تمام چیزوں پر آرام فرماتے تھے۔

(ا) بوریا (ب) چٹائی (ج) کپڑے کا فرش

(د) زمین (ح) تخت (ر) چارپائی

(ز) چمڑہ اور کھال

۲) باوضو ہو کر سوئے۔

۳) جس بستر پر لیٹنا ہو سوتے وقت کپڑے کے گوشے سے اس کو تین بار جھاڑے۔

۴) سونے سے پہلے بسم اللہ پڑھ کر درج ذیل کام کر کے سوئے:

(ا) دروازہ بند کر دے (ب) چراغ بجھا دیں

(ج) مشکیزے یا پانی کے برتن کا منہ بند کر دے یا ڈھانک دے، اگر اس وقت ڈھانکنے کو کچھ نہ ملے تو برتن کے منہ پر چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دے

۵) عشاء کی نماز کے فوراً بعد سو جائے۔ البتہ وعظ و نصیحت یا روزی معاش کے لیے گنجائش ہے۔

۶) سوتے وقت دونوں آنکھوں میں ۳،۳ سلائی سرمہ لگانا مرد و عورت دونوں کے لیے سنت ہے۔

۷) سوتے وقت الحمد شریف آیۃ الکرسی، سورۃ الملک اور درود شریف پڑھ

لے، زیادہ نہ بھی پڑھ سکے تو کم از کم ۲ سورتیں ضرور پڑھ لے اس سے دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہوگی۔

۸) سونے سے پہلے تسبیح فاطمیؓ یعنی ﴿سبحان اللہ﴾ ۳۳ مرتبہ، ﴿الحمد للہ﴾ ۳۳ مرتبہ اور ﴿اللہ اکبر﴾ ۳۴ مرتبہ پڑھ لے۔

۹) سوتے وقت داہنی کروٹ پر اور قبلہ رو ہو کر سونا مسنون ہے۔

۱۰) بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھیں:

﴿بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ﴾

ترجمہ: اے میرے پروردگار میں نے تیرے نام کے ساتھ ہی اپنے پہلو کو بستر پر رکھا اور تیرے نام کے ساتھ ہی اٹھاؤں گا اگر تو میری روح کو قبض کرلے تو اس کی مغفرت فرما اور اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کی حفاظت اس طرح کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔ (بخاری)

۱۱) پھر یہ دعا پڑھے ﴿اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی﴾ (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ آپ ہی کے نام کے ساتھ فوت ہوتا ہوں اور آپ ہی کے نام کے ساتھ زندہ ہوتا ہوں۔

۱۲) تہجد کے لئے مصلیٰ سرہانے رکھ کر سونا۔ (نسائی شریف)

۱۳) وضو کا پانی اور مسواک پہلے سے تیار رکھنا۔ (مسلم شریف)

۱۴) جس وقت رات کو آنکھ کھل جائے صبح صادق ہونے سے پہلے، تو تہجد کی نماز پڑھنا۔ (مشکوٰۃ شریف)

۱۵) جب نیند سے بیدار ہو جائے تو دونوں ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملنا تاکہ نیند کا خمار دور ہو جائے۔

۱۶) سونے سے پہلے تین بار یہ استغفار پڑھنا۔ (ترمذی)

﴿أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ﴾

۱۷) اگر نیند میں کوئی ڈراونی بات نظر آئے اور آنکھ کھل جائے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ تین بار پڑھے اور کروٹ بدل کر سو جائے۔

۱۸) جب جاڑے کا موسم آتا تو نبی علیہ السلام جمعہ کی رات کو اندر سونا شروع فرماتے اسی طرح گرمی کا موسم آتا تو جمعہ کی رات کو باہر سونا شروع فرماتے۔

سرمہ لگانے کی سنتیں

۱) سوتے وقت سرمہ لگانا سنت ہے۔

۲) ہر آنکھ میں تین بار سرمہ لگانا سنت ہے۔

۳) پہلی بار سلائی کو پانی سے دھو کر کپڑے سے صاف کرنا۔

۴) ہر بار سلائی کو کپڑے سے صاف کرنا۔

چلنے کی سنتیں

۱) چلتے وقت آپ ﷺ کی نگاہیں قدرے نیچی ہوتی تھیں۔

۲) جب قدم رکھتے تو ایسے رکھتے جیسے ڈھلوان سے اتر رہے ہوں۔

۳) جب قدم اُٹھاتے تو قوت سے اُٹھاتے۔

۴) ذرا آگے کو جھک کر چلتے تھے۔

۵) آپ ﷺ راستے کے دائیں طرف چلتے تھے۔

صبح کا ناشتہ

۱) صبح کا ناشتہ کرنا سنت ہے نبی علیہ السلام شہد میں پانی ملا کر پیا کرتے تھے۔

۲) اسی طرح نبیذ تمر چھوہارے کو توڑ کر رات کو مٹی کے برتن میں رکھ کر صبح (یہ) پانی پیو۔ (ترمذی شریف)

سفر کی سنتیں

۱) جہاں تک ممکن ہو سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں۔ مجبوری ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۲) مسافر جب سواری پر چڑھے تو ﴿بِسْمِ اللّٰہِ﴾ کہے۔

۳) جب سواری پر بیٹھ جائے تو الحمد للہ کہے پھر تین مرتبہ ﴿اَللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ کہہ کر یہ دعا پڑھے ﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ (ترمذی)

۴) پھر یہ دعا پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ﴾ (حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ ہم آپ سے اپنے اس سفر میں نیکی کی اور پرہیزگاری کی اور جو عمل آپکو پسند ہو اس کی درخواست کرتے ہیں، اے اللہ ہمارا یہ سفر ہم پر آسان فرما اور اس کی دوری لپیٹ دے۔ اے اللہ تو میرا ساتھی ہے سفر میں اور نائب ہے گھر میں۔ اے اللہ میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں سفر کی سختیوں سے اور (سفر میں کسی) تکلیف دہ منظر سے اور مال اور گھر اور بچوں میں بری واپسی سے۔

۵) سفر میں ٹھہرنا ہو یا قیام کرنا ہو تو راستے سے ایک طرف ہٹ کر قیام کرے۔ (مسلم)

۶) سواری جب بلندی پر چڑھے تو ﴿اَللّٰهُ اَکْبَرُ﴾ کہے۔ (بخاری)

۷) سواری جب پستی پر اترے تو ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ﴾ کہے۔

گھر یا مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھے تو داہنا پاؤں آگے بڑھائے اور ﴿اللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ کہے اور جب اُترے تو بایاں پاؤں آگے بڑھائے اور ﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ﴾ کہے اور چڑھنے میں اپنی بڑائی ظاہر ہوتی ہے تو ﴿اللّٰہُ اَکْبَرُ﴾ کہہ کر اللہ کی بڑائی کا اقرار کرے۔ اور اُترنے میں اپنی پستی ظاہر ہوتی ہے تو ﴿سُبْحَانَ اللّٰہِ﴾ کہہ کر اقرار کرے کہ یا اللہ تو ہر قسم کی پستی سے پاک ہے۔

۸) جب شہر یا گاؤں میں داخل ہونے کا ارادہ ہو تو داخل ہوتے وقت تین دفعہ یہ دُعا پڑھے ﴿اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيْهَا﴾

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما۔

۹) ﴿اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا﴾

ترجمہ: اے اللہ اس بستی کی اچھی پیداوار کو ہمارا رزق بنا اور ہماری محبت اس بستی والوں کے دل میں ڈال دے اور اس میں جو نیک بندے تیرے ہیں ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے۔

۱۰) حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب ضرورت پوری ہو جائے تو سفر سے واپس گھر آجائے۔

۱۱) اگر دور کے سفر سے رات کو دیر سے پہنچے تو صبح گھر میں داخل ہو۔ (مشکوٰۃ) البتہ اگر اہل خانہ پہلے منتظر ہوں تو اسی وقت گھر میں داخل ہو جائے۔

۱۲) سفر میں کتا، یا گھنگھرو رکھنے کی ممانعت ہے۔ ان کی وجہ سے شیطان ہمراہ ہو جاتا ہے اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔

۱۳) گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جائے اور ۲ رکعت نماز شکرانہ کی پڑھے۔ (مشکوۃ)

۱۴) گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

﴿آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ﴾

ترجمہ: ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

۱۵) سفر سے پہلے کوئی بہتر نیت کر لیں تا کہ سفر عبادت بن جائے۔ مثلاً

(الف) عزیز و اقارب کی خیریت معلوم کرنا، صلہ رحمی ہے۔

(ب) حلال روزی کی نیت کرنا کہ اس کے ذریعے حقوق ادا کروں گا۔

(ج) زکوۃ، صدقہ، قربانی، حج، عمرہ ادا کروں گا فقیروں اور مسکینوں کی مدد کروں گا۔

(د) صحت حاصل کرنے کی نیت کرنا، حدیث پاک میں ہے کہ ﴿سَافِرُوْا تَصِحُّوْا﴾

(ہ) جہاد کی نیت کرنا۔

(ر) دین کی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کی نیت کرنا۔

(ز) عیادت کرنا، تعزیت کی نیت کرنا۔

(ح) علماء و مشائخ کی زیارت کی نیت کرنا۔

(ط) مساجد میں نفلی اعتکاف، نماز میں تلاوت، اذکار، دُعاؤں کی نیت کرلینا۔

(ی) علماء مشائخ سے مشورہ یا مسئلہ دریافت کرنے کی نیت کرنا۔

(ک) حسب استطاعت فقراء کی مدد کی نیت کرنا۔

(ل) مزارات کی حاضری اور ایصال ثواب کی نیت کرنا۔

(م) والدین یا کسی ایک کی زیارت اور خدمت کی نیت کرنا۔ (آداب سفر)

۱۶) سفر کے لیے استخارہ کرے حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ﴾ یعنی جو آدمی استخارہ کر لیتا ہے وہ خاسر اور نامراد نہیں ہوتا۔ البتہ حج یا عمرہ وغیرہ اس طرح کا متعین ثواب کا سفر ہے تو استخارہ نہ کرے۔

فائدہ: ایک استخارہ کی ترکیب حدیث پاک میں ہے وہ بہشتی زیور سے دیکھ لیں اور اس کتاب میں پہلے آچکی ہے اور ایک آسان صورت یہ ہے کہ مندرجہ ذیل الفاظ کثرت سے پڑھتے رہیں اور جس طرف قلبی رجحان ہو اس طرف عمل کریں۔ ﴿اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ﴾

ترجمہ: اے اللہ مجھے پسند فرما اور میرے لیے پسند فرما۔

۱۷) سفر کی تیاری کے لیے سامان سفر سوچ کر لکھ لیں اور پہلے سے تیار کرلیں۔

حضور اقدس ﷺ ہمیشہ مندرجہ ذیل چیزیں تیار رکھتے تھے۔

☆ تیل کی شیشی ☆ کنگھا ☆ سرمہ دانی

☆ قینچی ☆ مسواک ☆ آئینہ

۱۸) کسی صالح بزرگ یا تجربہ کار سمجھدار شخص کو امیر سفر مقرر کرلیں۔

۱۹) سفر کے لیے جمعرات یا ہفتہ کا دن زیادہ مبارک ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ان دنوں میں سفر کرنے پر برکت کی دُعا فرمائی ہے اور صبح سفر کرنے پر بھی حدیث پاک میں دُعا وارد ہے لیکن باقی دنوں میں سفر نہ منع ہے اور نہ ہی منحوس ہے۔ جمعہ کا دن عبادت کے لیے ہے اس دن سفر کرنا بہتر نہیں۔ (درمختار)

۲۰) سفر سے پہلے گھر میں ۲ رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص اور نفل کے بعد ایک دفعہ لایلف اور ایک دفعہ آیۃ الکرسی پڑھیں۔

۲۱) جاتے وقت گھر والوں کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر دونوں آیۃ الکرسی پڑھ لیں اور ایک دوسرے پر دَم کردیں، تا واپسی انشاء اللہ حفاظت رہے گی اور نصرت الٰہی شامل رہے گی۔

۲۲) گھر والے یہ دُعا دیں اور مصافحہ کریں۔

﴿أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ﴾

ترجمہ: میں تجھے اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ کو آپ کا زادِ راہ بنادے اور آپ کے گناہ معاف کرے اور آپ کے لیے نیکی آسان فرمادے جہاں آپ ہوں۔

۴۳) گھر سے نکلنے کی دُعا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

ترجمہ: میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور اس پر توکل کرتا ہوں نہ گناہوں سے کا ذریعہ ہے اللہ کے بغیر اور نہ اطاعت کی طاقت ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔

۴۴) پانی کے جہاز یا کشتی کی دُعا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے ہے اس سواری کا چلنا اور ٹھہرنا، تحقیق میرا رب غفور اور رحیم ہے اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی اس کے حق کے مطابق اور تمام

زمین اس کی مٹھی میں ہو گی قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اس کے دائیں ہاتھ میں ۔ وہ پاک اور بلند ہے اس چیز سے جو لوگ شریک کرتے ہیں (اس کے ساتھ) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اس دعا کے پڑھنے کے بعد سفر کرنے والا انشاءاللہ تعالیٰ غرق ہونے سے محفوظ رہے گا۔

۲۵) **حفاظت کا مجرب عمل**

میرے پیر و مرشد حضرت مرشد عالم حافظ غلام حبیب صاحبؒ نے مجھے فرمایا سفر کے شروع میں یہ عمل کرو انشاءاللہ حادثہ سے محفوظ رہو گے اگر مقدر میں لکھا بھی ہے تو قادر مطلق اس کو آسان فرمادیں گے۔ ’’ایک دفعہ درود شریف ایک مرتبہ آیت الکرسی اور چاروں قل ایک مرتبہ، پھر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اور اپنے داہنے طرف سے انگلی کے اشارے سے حصار کرنا شروع کریں اور جہاں جانا ہو اس کا تصور کر کے اس کو بھی حصار میں لے آئیں اور پھر انگلی پھراتے ہوئے اپنے بائیں طرف اور نیچے کا تصور کر کے انگلی گھماتے ہوئے حصار مکمل کر لیں یعنی انگلی اپنے سامنے ہی مکمل حصار کے تصور کے ساتھ گھما لیں۔‘‘

۲۶) ایک دفعہ پانچ سورتیں پڑھ لیں سفر مبارک اور کامیاب ہو گا سورۃ الکافرون، سورۃ النصر، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

۲۷) گناہوں سے پرہیز کرے خصوصا بدنگاہی، گندے رسائل، گانا بجانا، گانا سننا، مسافروں کو تنگ کرنا اور غیر محرم کے ساتھ سفر اور نماز قضا کرنے سے پرہیز کرے۔

۲۸) اپنے ساتھ دینی معلوماتی کتب رکھے اور سفر کے وقت کا بہترین مصرف یہ ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت، ذکر اور درود شریف کی کثرت کرے۔

۲۹) سواری نہ ملے تو بار بار سورۃ لایلف پڑھے ان شاء اللہ، اللہ پاک انتظام فرما دیتے ہیں۔

۳۰) سفر سے واپسی پر کوئی تحفہ حسب استطاعت لائے، سب سے پہلے والدہ کی خدمت میں پیش کرے اور ان کی زیارت کر کے حج وعمرہ کا ثواب لے پھر تحفہ اپنی بیوی کے ہاتھ میں رکھے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک صحابیؓ نے عرض کی یارسول اللہ کوئی ایسا عمل بتایئے کہ اللہ پاک مجھ کو نظر محبت سے دیکھیں تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ تو سفر سے کوئی تحفہ لائے اور اپنی بیوی کے ہاتھ رکھے تو اللہ پاک تجھ کو محبت کی نظر سے دیکھیں گے۔

نکاح کی سنتیں

۱) سنت یہ ہے کہ نکاح سادگی سے ہو، جس میں زیادہ تکلفات، ہنگامہ اور جہیز وغیرہ کے مطالبات نہ ہوں۔ ایسا نکاح برکت والا ہوتا ہے۔ (مشکوۃ)

۲) سنت یہ ہے کہ نکاح کے لیے صالح اور نیک آدمی تلاش کرے۔ دُنیا کو سامنے نہ رکھے۔ (مشکوۃ)

۳) جمعہ کا دن اور شوال کا مہینہ سنت ہے۔ (مرقات)

۴) نکاح کی تشہیر کرنا اور اعلان کرنا سنت ہے۔ (مشکوۃ)

۵) مہر حسب استطاعت مقرر کرنا سنت ہے۔ (مشکوۃ)

۶) شادی کی پہلی رات پہلی تنہائی میں شوہر اپنی بیوی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر انگلیاں بالوں میں داخل کر کے یہ دُعا پڑھے:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْہِ﴾ (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اس کی بہتری اور اس کی فطرت کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس عورت میں اور اس کی فطرت میں جو برائی ہو اس سے پناہ مانگتا ہوں۔

۷) رخصتی کے بعد شوہر بیوی کو دودھ کا پیالہ پیش کرے۔

۸) جب صحبت کا ارادہ ہو تو یہ دُعا پڑھیں۔ اللہ پاک اولاد دیں گے تو شیطان مسلط نہ ہوگا۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا﴾

ترجمہ: اللہ کے نام سے، اے اللہ تو شیطان کے شر سے ہم کو بچا اور ہم کو جو اولاد دے اس کو بھی شیطان کے شر سے بچا۔

۹) بے حجابی، رسومات و منکرات خوشی کے موقع پر جہاں اللہ پاک کی ناشکری ہے وہاں غضب الٰہی کو دعوت دینا ہے اس سے بچنا فرض ہے۔

۱۰) خطبہ نکاح بیٹھ کر دینا سنت ہے۔

رخصتی کی سنتیں

۱) اگر بیٹی یا پوتی کوئی بھی اولاد جوان کا خود نکاح پڑھنا چاہیے۔

۲) ولی پر لازم ہے کہ بیٹی کے ہونے والے شوہر کے احوال دیکھ لیں اپنی بیٹی پر شفقت کریں۔ (احیاء العلوم الدین: ج ۲ ص ۷۶)

۳) شوال کے مہینے میں نکاح کی طرح رخصتی بھی مستحب ہے۔

(اشعۃ اللمعات شرح المشکوٰۃ)

۴) نکاح ہو جائے تو پھر رخصتی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ (فتاوی حقانیہ)

۵) رخصتی کرتے وقت دلہن کو ایک حد تک سنگھار کرانا سنت ہے۔

۶) رخصتی انتہائی سادگی سے اور اختصار کے ساتھ ہو۔

۷) بیٹی کو رخصت کرتے وقت کسی بڑی عمر کی عورت جو دلہن کے ساتھ مانوس

ہو بلا کر بغیر کسی بارات کے شوہر کے پاس پہنچا دینا۔ (اشعۃ اللمعات)

۸) حضور ﷺ نے جہیز میں فاطمہ سیدۃ نساء اھل الجنۃ کو دو چادر، دو نہالی، چار گدے، دو بازو بند، ایک چکی، ایک مشکیزہ، ایک پلنگ دیا تھا۔ (بہشتی زیور)

۹) اس کے ساتھ اگر قرآن کا نسخہ اور کچھ دینی کتابیں بھی دی جائیں تو بہتر ہے۔

۱۰) رخصتی سے قبل والدین اپنی بیٹی کو ماحول کے لحاظ سے نصیحت کریں۔ (تحفۃ العروس)

۱۱) رخصتی کے بعد داماد کے گھر جا کر بیٹی اور داماد کو بٹھا کر سورۃ الناس و فلق پڑھ کر دم کرنا مستحب ہے اور ان کے لیے دعا خیر کریں۔ (حدیث)

۱۲) والد خود بیٹی کو اپنے ہاتھ سے نیک داماد کے سپرد کر سکتا ہے۔ (سورۃ قصص)

۱۳) بیٹی کے ساتھ داماد کو ہدایت دینا مستحب ہے۔ جیسے آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو ہدایت فرمائی تھی۔ (طبرانی، تحفۃ العروس)

۱۴) اگر نکاح بالغ ہونے سے پہلے ہوا تھا تو بالغ ہونے کے بعد رخصتی میں تاخیر بہتر نہیں۔ (اشعۃ اللمعات)

آداب مباشرت

۱) ایام حیض میں جماع کرنا حرام ہے۔ (القرآن)

۲) جب ایام حیض ختم ہو جائیں غسل کرے، تب جماع کرنا جائز ہے۔ (القرآن، طبرانی)

۳) ایام میں بیوی کے ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار کرنا درست ہے۔ (کمافی کتب فقہ)

۴) صحبت سے پہلے بوس و کنار کرنا اور آہستہ آہستہ بات چیت سے آمادہ کرنا مستحب ہے۔ (تحفۃ العروس)

۵) مجامعت سے پہلے مع بسم اللہ تین بار سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر یہ دعا پڑھ لیں اس کے بعد فعل جماع انجام دیں۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا﴾

پھر جب انزال ہو جائے تو دل میں یہ دعا مانگے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا﴾

۶) خلاف وضع فطرت یعنی دبر میں جماع کرنا حرام ہے حدیث میں سخت ممانعت آئی ہے۔ (کنز العمال)

۷) صحبت کے وقت دونوں برہنہ نہ ہوں بلکہ سنت یہ ہے کہ سر سے پاؤں تک ایک چادر ہو، اسے اوڑھ لیا جائے۔ (حدیث)

۸) آواز کو پست رکھا جائے تاکہ حیا برقرار رہے۔ (تحفۃ العروس)

۹) جب انزال ہو جائے تو مرد فوراً نہ ہٹے کچھ دیر ٹھہرا رہے تاکہ عورت کا بھی مطلب پورا ہو جائے۔ (رفاہ المسلمین)

۱۰) جماع کا فطری طریقہ یہی ہے کہ مرد اوپر اور عورت نیچے ہو۔ اس کے خلاف کرنا جائز نہیں۔

۱۱) طب نبویؐ میں صاحب تقیہ سے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر جماع کرنے سے بدن کمزور و ضعیف ہو جاتا ہے۔

۱۲) دوبارہ اگر جماع کرنا ہو تو غسل یا وضو کرنے کے بعد کرنا چاہیے۔ (مسلم، ابوداؤد)

۱۳) اگر بیوی کو کوئی مرض ہو تو جماع سے پرہیز کرنا چاہیے۔ (جامع کبیر حدیث)

۱۴) ایک دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھنا جائز ہے مگر نہ دیکھنا بہت بہتر ہے۔ (تحفۃ العروس)

۱۵) جماع کیلئے رات کا آخری حصہ بہتر ہے لیکن آپ ﷺ سے اول شب اور دن کے مختلف اوقات میں صحبت کرنا ثابت ہے۔ (شمائل ترمذی)

۱۶) سفر کا ارادہ ہو تو سفر سے پہلے صحبت کرنا، بہتر ہے کہ سفر میں دل اطمینان وسکون سے رہے۔

۱۷) عین نماز کے وقت صحبت نہ کرنا چاہیے مشائخ کی رائے یہ ہے عین نماز کے وقت صحبت کرنے سے حمل ٹھہر جائے تو اولاد نافرمان ہوگی۔

۱۸) ابواللیث سمرقندیؒ نے لکھا ہے کہ جماع کے دوران زیادہ باتیں نہ کرنی چاہیے ورنہ اندیشہ ہے کہ اولاد گونگی نہ پیدا ہو۔

۱۹) جماع کے بعد فوراً پانی نہ پیئے ورنہ دمہ کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

۲۰) جماع کے بعد جب جسم اعتدال حرارت پر آجائے تو عضو کو دھونا چاہیے۔

۲۱) سرعۃ الاسلام میں لکھا ہے کہ صحبت کے بعد مرد و عورت کو پیشاب کرنا چاہیے ورنہ کسی لاعلاج مرض میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔

۲۲) جماع سے پہلے خوشبو ملنا بھی نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

۲۳) ہر قسم کی بدبو چاہے میلے کپڑے ہونے کی وجہ سے ہو یا تمباکو نوشی کی وجہ سے ہو، ازالہ کرنا چاہیے ورنہ رغبت کو نفرت میں تبدیل کر سکتی ہے۔

۲۴) مباشرت سے قبل بیوی کو چاہیے کہ جائز سنگھار کرے جس کی وجہ سے شوہر خوش ہو اور رغبت میں اضافہ ہو۔

۲۵) صحبت کے بعد اطباء نے لکھا ہے کہ کوئی میٹھی چیز مثلاً کھجور وغیرہ کھانا بہتر ہے اس سے قوت بحال رہے گی۔

ولیمہ کی سنتیں نیز رازداری کی سنتیں

شب عروسی کے بعد عزیز و اقارب، حلقہ احباب اور مساکین فقراء کو دعوت دے کر حسب استطاعت کھانا کھلانا۔ لیکن بدترین ولیمہ وہ ہے جس میں مساکین کی بجائے صرف دنیاداروں کو بلایا جائے۔

﴿شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ﴾

ترجمہ: ولیمہ کے کھانوں میں سے بُرا کھانا ہے جس کیلئے امیر لوگ بلائے جائیں اور فقراء کو چھوڑا جائے۔

ایسے ولیمے سے بچو، ولیمے میں ادائیگی سنت کی نیت رکھو، دنیادار غریب اور محتاج لوگوں کو بلاؤ۔ بے شک امراء کو بھی بلاؤ مگر غریبوں کو دھکے نہ دو

اور انتظار نہ کراؤ۔ جو ولیمہ نا موری اور دکھلاوے اور تعریف کی غرض سے کیا جائے اس کا کوئی ثواب نہیں، بلکہ اللہ پاک کی ناراضگی کا خطرہ ہے۔

۱) بیوی کے ساتھ مجامعت کرنا۔ (مسلم شریف)

۲) بیوی کے ساتھ کھیل مذاق کرنا۔ (ترمذی شریف)

۳) اگر ایک بار سے زیادہ مجامعت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو درمیان میں سب سے افضل یہ ہے کہ غسل کرو، ورنہ وضو کافی ہے۔ کم از کم استنجاء کر لیا جائے تو بڑی نظافت کی بات ہے۔ (جمع الفوائد)

۴) غسل کرنے کے بعد تولیہ سے پونچھنا اور نہ پونچھنا دونوں نبی علیہ السلام سے ثابت ہیں۔

۵) جب غسل فرض ہو جائے اور کھانا کھانا ہو مثلاً سحری کے وقت تو ہاتھ دھو کر کلی کرے اور کھائے۔

۶) جب بیوی کو ماہواری کا خون آئے تو اس سے صحبت کرنا حرام ہے باقی ان کے ساتھ بیٹھنا، سونا اور ناف سے لے کر گھٹنوں تک جسم کا فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

۷) مجامعت کرتے وقت یا کرنے کے بعد جو پسینہ آتا ہے وہ پاک ہے۔ (موطا)

۸) مجامعت کے کپڑے پاک ہیں۔ صرف اتنی جگہ ناپاک ہے جس پر منی

لگ گئی ہو اس کو پاک کر کے نماز پڑھنا درست ہے، اگرچہ کپڑا دھونے کے بعد گیلا ہو۔

بیماری، علاج اور عیادت کی سنتیں

۱) بیماری میں دوا علاج کرانا مسنون ہے، مگر شفاء میں اللہ تعالیٰ پر نظر رکھے۔

۲) کلونجی اور شہد کے ساتھ علاج کرنا سنت ہے۔ (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے ان دونوں میں شفاء رکھی ہے۔

۳) علاج کے دوران نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۴) اپنے بیمار بھائی کی عیادت کے لئے جانا سنت ہے۔ (بخاری)

۵) عیادت کر کے جلد واپس اُٹھ جانا چاہیے۔

۶) بیمار کو ہر طرح سے تسلی دینا مسنون ہے مثلاً اس سے یہ کہے کہ انشاء اللہ تم جلد ہی ٹھیک ہو جاؤ گے، آپ کا معالج، ڈاکٹر یا حکیم بہت قابل معلوم ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ کوئی خطرے اور خوف والی بات نہ کرے۔ (مشکوٰۃ)

۷) جب کسی کی عیادت کرے تو اس سے یہ الفاظ کہے:

﴿ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ﴾

اس کے بعد سات مرتبہ دُعا کرے:

﴿ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ ﴾

ترجمہ: میں خاص اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑا ہے اور عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا دے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ مریض صحت یاب ہوگا۔ (ابوداؤد)

مسنون کھانے اور ان کے ذریعے علاج

۱) **آب زم زم:** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ مشکوں اور مٹکوں میں آب زم زم لاتے اور اس سے مریضوں کو نہلاتے اور پلاتے تھے اسی طرح ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ آب زم زم جس مقصد کیلئے پیا جائے اس کے لئے مفید ہے۔

۲) **زیتون کا تیل:** نبی ﷺ ذات الجنب یعنی نمونیہ کے علاج میں ورس اور زیتون کا تیل تجویز فرماتے نیز نبی ﷺ فرماتے ہیں زیتون کا تیل موجود ہے، اسے کھاؤ اور بدن پر مالش کرو۔ بواسیر میں فائدہ دیتا ہے۔

۳) **سرکہ:** نبی ﷺ نے فرمایا سرکہ کیا ہی عمدہ سالن ہے۔ اے اللہ سرکہ میں برکت عطا فرما اس لئے کہ مجھ سے پہلے تمام انبیاء علیھم السلام کا سالن تھا۔ جس گھر میں سرکہ ہو وہ محتاج نہیں۔ اگر شکم میں درد ہو اور خون جم جائے تو ان کی تحلیل کرتا ہے، طحال کے لئے نافع ہے، معدہ کی صفائی کرتا ہے، قبض کو ختم کرتا ہے اگر کہیں پیٹ میں ورم ہو تو اسے آگے بڑھنے سے

روک دیتا ہے، بلغم کا دشمن ہے۔

۴) **شہد:** نبی ﷺ نے فرمایا قرآن اور شہد تمہارے لئے دو شفاء کے مظہر ہیں اسی طرح فرمایا علاج میں بہترین علاج پچھنے لگوانا اور شہد ہے۔

۵) **کشمش:** نبی ﷺ نے فرمایا کشمش کتنی ہی عمدہ غذا ہے جو منہ کی بدبو کو زائل کرتی ہے اور بلغم کو پگھلا کر خارج کرتی ہے۔

۶) **حبة السوداء:** یعنی کلونجی: نبی ﷺ نے فرمایا کلونجی استعمال کرو۔ اس میں موت کے علاوہ تمام بیماریوں کا علاج ہے۔

۷) **کھجور:** نبی علیہ السلام نے فرمایا عجوہ کھجور میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔ خالی پیٹ کھانے سے یہ زہر میں تریاق ہے۔

۸) **گوشت:** دُنیا والوں اور جنت والوں کے کھانے کا سردار گوشت ہے۔

موت اور اس کے بعد کی سنتیں

۱) جب یہ معلوم ہو جائے کہ موت قریب ہے تو جو لوگ وہاں موجود ہوں وہ مریض کا رُخ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔ (مستدرک حاکم)

یا تو داہنی کروٹ لٹا دیں یا مریض کے پاؤں قبلہ رُخ کر کے نیچے تکیہ رکھ دیں تا کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے البتہ مریض کی سہولت پیش نظر رہے۔

۲) موت جب قریب ہو تو یہ دُعا پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى﴾ (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو اچھے دوست کے ساتھ پیوست فرما۔

۳) جب روح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ دُعا پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ﴾

ترجمہ: اے اللہ تو میری امداد فرما موت کی سختیوں میں اور موت کے سکرات میں موت کے وقت قریب والے اس کے کان میں کلمہ شریف پڑھتے رہیں کہ وہ سنتا رہے یہی تلقین ہے اس سے پڑھنے کا تقاضہ نہ کریں اور زیادہ دیر نہ پڑھیں۔

۴) جب موت واقع ہو جائے تو متعلقین یہ دُعا کریں:

﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا﴾

ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اس کی طرف واپس ہوں گے اے اللہ تو مجھے اس مصیبت کا اجر دے اور اس کا بہتر نائب عطا فرما۔

۵) روح نکل جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کر دیں اور اعضا ٹھیک کر دیں۔

۶) میت کو جب تخت پر رکھنے کے لئے یا جنازہ اُٹھائے تو اُٹھانے والے....

﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ کہیں۔ (ابن ابی شیبہ)

۷) میت کی تدفین جلد کرنا سنت ہے۔ (ابوداؤد)

۸) جب میت کو قبر میں رکھیں تو یہ دُعا پڑھیں۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ﴾ (ترمذی)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کے دین پر۔

۹) میت کے قریب دُنیاوی باتیں نہ کریں، اگر کتا یا تصویر ہو تو نکال دیں۔

۱۰) اس کمرہ میں خوشبو کر دیں۔

۱۱) آخر وقت میں کوئی کلمہ شر نکل گیا ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں نہ ہی اس کی تشہیر کریں۔

۱۲) روح نکل جانے کا یقین ہو جائے تو کپڑے کی پٹی کی مدد سے ٹھوڑی باندھ دی جائے۔

۱۳) خویش اقربا اور احباب کو جلد اطلاع دی جائے اور جنازہ تیار ہونے کے بعد انتظار نہ کیا جائے ہاں قریبی وارث ہوں تو مضائقہ نہیں انتظار کر لیا جائے۔

۱۴) میت کے گھر والوں کو کھانا دینا سنت ہے۔ البتہ اس کھانے میں تمام برادری اور رشتہ داروں کو رسم کی حیثیت میں کھانا جائز نہیں اور دینے والا بھی

دکھاوے اور شہرت کے لئے نہ دے بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کیلئے دے۔

۱۵) میت کی تدفین کے بعد حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں "اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو منکر نکیر کے سوال جواب میں ثابت قدم رکھیں"۔

۱۶) تدفین کے بعد قبلہ رُو ہو کر میت کے لئے دُعا کرنا سنت ہے البتہ نماز جنازہ (جو کہ خود ایک دُعا کی صورت ہے) کے بعد دُعا کرنا جو رواج ہے جائز نہیں۔ (مرقات، بحر الرائق ص ۱۸۳)

غسل میت کا مسنون طریقہ

غسل کا سامان:

۱) نہلانے کے لیے پانی کا برتن ۲) لوٹا ۳) غسل کا تختہ

۴) ڈھیلے کے ڈھیلے ۳ یا ۵ عدد ۵) بیری کے پتے ۲ مٹھی بقدر

۶) لوبان، ایک تولہ ۷) عطر ۸) روئی، نصف چھٹانک

۹) گل خیر یا صابن ۱۰) کافور ۶ ماشہ

۱۱) تہبند، ۲ عدد ۱۲) دستانے ۲ عدد موٹے کپڑے کے

غسل کا طریقہ:

جس تختہ پر غسل دیا جائے اس کو تین دفعہ یا پانچ یا سات دفعہ لوبان کی دھونی دے لو، اور میت کو اس پر اس طرح لٹاؤ کہ قبلہ اس کے دائیں طرف ہو، اگر موقع نہ ہو اور کچھ مشکل ہو تو جس طرح چاہو لٹا دو۔

(فتح القدیر شرح الہدایہ ج ۱ ص ۲۲۹ مکتبہ رشیدیہ ابن ہمام)

پھر میت کے بدن کے کپڑے کرتہ، شیروانی، بنیان وغیرہ چاک کر لو، اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند یا چادر اس کے ستر پر ڈال کر اندر ہی اندر ہاتھوں سے شلوار بھی اُتار لو۔ یہ موٹا تہبند یا چادر ناف سے پنڈلی تک ہونا چاہیے تاکہ بھیگنے کے بعد اندر کا بدن نظر نہ آئے۔ غسل شروع کرنے سے پہلے بائیں ہاتھ میں دستانہ پہن کر مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجاء کراؤ، پھر پانی سے پاک کرو، پھر اس طرح وضو کراؤ کہ نہ کلی کراؤ نہ ناک میں پانی ڈالو، نہ گٹے (پہنچے) تک ہاتھ دھلاؤ، بلکہ رُوئی کا پھایا تر کر کے ہونٹوں، دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر کر پھینک دو، اس طرح تین دفعہ کرو، پھر اس طرح ناک کے دونوں سوراخوں کو روئی کے پھائے سے صاف کرو۔

لیکن اگر موت جنابت کی حالت میں واقع ہوئی ہو یا عورت کا انتقال حیض یا نفاس کی حالت میں ہوئی ہو تو پھر منہ اور ناک میں پانی ڈالنا ضروری ہے۔ (عالمگیری، شامی)

پھر ناک و منہ میں روئی رکھ دو تا کہ وضو اور غسل کراتے وقت پانی اندر نہ جائے، پھر منہ دُھلاؤ، پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دُھلاؤ، پھر سر کا مسح کراؤ، پھر تین دفعہ دونوں پیر دھوؤ۔

جب وضو کرا چکو تو سر کو (اگر مرد ہے تو داڑھی کو بھی) گل خیرے یا خطمی یا کھلی یا بیسن یا صابن وغیرہ سے کہ جس سے صاف ہو جائے مَل کر دھو دو۔

پھر اُسے بائیں کروٹ پر لٹا دو اور بیری کے پتوں میں پکایا ہوا نیم گرم پانی دائیں کروٹ پر تین دفعہ سر سے پیر تک اتنا ڈالو کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے۔ پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالو کہ نیچے کی جانب دائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے۔

اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلانے کے قریب کر دو، اور اس کے پیٹ کو اُوپر سے نیچے کی طرف آہستہ آہستہ ملو اور دباؤ، اگر کچھ فضلہ خارج ہو تو اس کو پونچھ کر دھو دو، وضو اور غسل دُھرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر اس کو بائیں کروٹ لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ خوب بہا دو کہ نیچے بائیں کروٹ بھی خوب تر ہو جائے پھر دستانے

پھر سارا بدن کسی کپڑے سے خشک کر کے تہہ بند دوسرا بدل دو اور پھر میت کو آرام سے تختۂ غسل سے اٹھا کر کفن کے اوپر لٹا دو۔ (درمختار، فتاویٰ عالمگیری، بدائع الصنائع)

مسئلہ: نہلانے کا جو طریقہ اوپر بیان ہوا سنت ہے لیکن اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہ نہلائے بلکہ صرف ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو جائے گا۔ (بہشتی زیور تھانوی)

مسئلہ: میت کو نہلانے کے بعد خود غسل کرنا مستحب ہے۔ (شامی)

تکفین کا مسنون طریقہ

مرد کا کفن: مرد کے لیے مسنون کپڑے تین ہیں۔

۱) ازار........ سر سے پاؤں تک

۲) لفافہ........ اسے چادر بھی کہا جاتا ہے ازار سے لمبائی میں ۴ گرہ زیادہ

۳) کرتہ........ بغیر آستین اور بغیر کلی کا گردن سے پاؤں تک

(فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۱ ص ۱۶۱ مطبوعہ بیروت)

عورت کا کفن: عورت کے لیے مسنون کپڑے پانچ ہیں۔

۱) ازار........ سر سے پاؤں تک، مرد کی طرح

۲) لفافہ........ ازار سے لمبائی میں ۴ گرہ زیادہ

۳) کرتہ........ بغیر آستین و کلی کا گردن سے پاؤں تک، مرد کی طرح

۴) سینہ بند........ بغل سے رانوں تک، ورنہ ناف تک، اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ بند ہو جائے

۵) سر بند... اسے اوڑھنی یا خمار بھی کہتے ہیں اتین ہاتھ لمبا ہو۔ (بہشتی زیور تھانوی)

مسئلہ: مرد کو تین اور عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا مسنون ہے، لیکن اگر مرد کو دو کپڑے (ازار، لفافہ) میں اور عورت کو تین کپڑوں میں (ازار، لفافہ، سر بند) کفنایا جائے تو بھی درست ہے۔ اس سے کم کفن مکروہ ہے۔ (بہشتی زیور تھانوی)

مرد کو کفنانے کا مسنون طریقہ:

مرد کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چار پائی پر پہلے لفافہ بچھا کر اس پر ازار بچھا دو۔ پھر کُرتہ کا نچلا نصف حصہ بچھاؤ اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دو، پھر میت کو غسل کے تختہ سے آہستگی سے اُٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دو اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو سر کی طرف اُلٹ دو کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دو۔ جب اس طرح قمیص پہنا چکو تو غسل کے بعد جو تہبند میت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دو اور اس کے سر اور داڑھی پر عطر وغیرہ خوشبو لگا دو، پھر پیشانی، ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کہ جن اعضاء پر بندہ سجدہ کرتا ہے،

کافور مَل دو۔

اس کے بعد ازار کا بایاں پلّہ (کنارہ) میت کے اُوپر لپیٹ دو پھر دایاں لپیٹو، یعنی بایاں پلّہ نیچے رہے اور دایاں اوپر۔ پھر لفافہ اسی طرح لپیٹو کہ بایاں پلّہ نیچے اور دایاں پلّہ اوپر رہے، پھر کپڑے کی دھجی (کتر) لے کر کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دو اور بیچ میں سے کمر کے نیچے کو بھی ایک دھجی نکال کر باندھ دو تاکہ ہوا سے ہلنے جُلنے سے کُھل نہ جائے۔ (فتاویٰ شامی)

عورت کو کفنانے کا مسنون طریقہ:

عورت کے لیے پہلے لفافہ بچھا کر اس پر سینہ بند اور اس پر ازار بچھاؤ پھر قمیص کا نچلا نصف بچھاؤ اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دو، پھر میت کو غسل کے تختے سے آہستگی سے اُٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دو، اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا۔ اس کو سر کی طرف اُلٹ دو کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دو، جب اس طرح قمیص پہنا چکو تو جو تہبند غسل کے بعد عورت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دو، اور اس کے سر پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دو، عورت کو زعفران بھی لگا سکتے ہیں۔

پھر پیشانی، ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں

پر کافور مَل دو، پھر سر کے بال کو دو حصے کر کے قمیص کے اوپر سینہ پر ڈال دو، ایک حصہ داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف، پھر سر بند یعنی اوڑھنی سر پر اور بالوں پر ڈال دو، ان کو باندھنا یا لپیٹنا نہیں چاہیے۔

اس کے بعد میت کے اوپر ازار اس طرح لپیٹو کہ بایاں پلّہ نیچے اور دایاں پلّہ اُوپر رہے۔ سر بند اس کے اندر آ جائے گا۔ اس کے بعد سینہ بند، سینہ کے اُوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں بائیں سے باندھو، پھر لفافہ اسی طرح لپیٹو کہ بایاں پلّہ نیچے اور دایاں اُوپر رہے، اس کے بعد دھجی سے کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دو، اور بیچ میں کمر کے نیچے کو بھی ایک بڑی دھجی نکال کر باندھ دو تاکہ ہلنے جلنے سے کُھل نہ جائے۔ (شامی، البحر الرائق)

جنازہ لے جانے کا مسنون طریقہ

اگر میت شیر خوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہیے کہ اُسے دست بدست لے جائیں۔ یعنی ایک آدمی اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اُٹھالے۔ پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے۔ اسی طرح بدلتے ہوئے لے جائیں۔ (عالمگیری، بدائع الصنائع)

میت اگر بڑا ہو (عورت یا مرد ہو) تو اس کو چارپائی وغیرہ پر لٹا کر لے جائیں۔ سرھانا آگے رکھیں، اور اس کے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اُٹھائے اور چارپائی کو کندھوں پر رکھنا چاہیے۔ (شرح الھدایہ)

اُٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے میت کے داہنی طرف کا اگلا پایا اپنے داہنے کندھے پر رکھ کر کم از کم ۱۰ قدم چلے، اس کے بعد اسی طرف کا پچھلا پایا اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر کم از کم ۱۰، ۱۰ قدم چلے تاکہ چاروں پایوں کو ملا کر ۴۰ قدم ہو جائیں۔ (درمختار)

مسئلہ: جنازہ کو تیز قدم لے جانا مسنون ہے، مگر نہ اتنا تیز کہ نعش کو حرکت واضطراب ہونے لگے۔ (بہشتی گوہر)

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا مستحب ہے اور اگر سواری ہو تو جنازے کے پیچھے چلے۔ (بہشتی گوہر)

مسئلہ: جو لوگ جنازے کے ساتھ چلیں تو پیچھے چلنا مستحب ہے۔

مسئلہ: جو لوگ جنازہ کے ساتھ ہوں انہیں جنازہ کے دائیں بائیں نہیں چلنا چاہیے۔ (عالمگیری)

تدفین کا مسنون طریقہ

جنازہ کو پہلے قبلہ کی سمت قبر کے کنارے اس طرح رکھیں کہ قبلہ میت کے دائیں طرف ہو، پھر اُتارنے والے قبلہ رو کھڑے ہو کر میت کو احتیاط سے اُٹھا کر قبر میں رکھ دیں قبر میں رکھتے وقت ﴿بِسمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُولِ اللّٰہِ﴾ کہنا مستحب ہے۔ (زاد المعاد ابن القیم الجوزی)

قبر میں اُتارنے والوں کا طاق یا جفت ہونا مسنون نہیں ہے۔ (بہشتی زیور تھانوی)

میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو پر اس کو قبلہ رُو کر دینا مسنون ہے۔ صرف

منہ قبلہ کی طرف کر دینا کافی نہیں بلکہ پورے بدن کو اچھی طرح کروٹ دے دینا چاہیے، اور قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھول دی جائے اور عورت کو قبر میں اتارتے وقت پردہ کر کے اتارنا چاہیے اور اگر میت کے بدن کا ظاہر ہو جانے کا خوف ہو تو پردہ واجب ہے۔ (بہشتی زیور تھانوی)

مسئلہ: مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتداء کی جائے اور ہر شخص تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی لے کر قبر میں ڈال دے۔ پہلی مرتبہ ڈالتے وقت ﴿مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ﴾ اور دوسری مرتبہ ﴿وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ﴾ تیسری مرتبہ ﴿وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى﴾ پڑھیں۔ (عالمگیری، شامی)

سکرات الموت کی سنتیں (تلقین)

جب کسی پر موت کا اثر ظاہر ہو تو اس کو چت لٹا دو، اس طرح کہ قبلہ اس کی داہنی ہو اور سر کو ذرا قبلہ کی طرف گھما دو، یا اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دو اور سر کو نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر دو، اس سے بھی قبلہ رخ ہو جائے گا۔ (عمدۃ الفقہ)

پھر اس کے پاس بیٹھ کر کلمہ شہادت کی تلقین کریں اور بلند آواز سے کہے۔ مگر اس کو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ دو، کیونکہ مشکل وقت ہے نہ معلوم اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔ جب وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو چپ ہو جاؤ اور اگر کلمہ پڑھنے کے بعد کوئی دنیا کی بات کرے تو پھر کلمہ دوبارہ پڑھنے کی تلقین کرو۔ (تذکرہ امام قرطبی)

جب سانس اُکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے اور ٹانگیں ڈھیلی پڑ جائیں کہ کھڑی نہ ہو سکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جائے اور کنپٹیاں بیٹھ جائیں تو سمجھ لو کہ اس کی موت کا وقت آگیا۔ اس وقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کر دو۔

(اللہ ہم سب کے ساتھ آسانی فرمائے)

نماز جنازہ کے فرائض و سنتیں

فرائض:

۱) قیام ۲) چار تکبیریں

واجب:

چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا واجب ہے۔

سنتیں:

۱) پہلی تکبیر کے بعد ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ﴾ پوری ثناء پڑھنا۔

۲) دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا۔

۳) تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دُعا کرنا۔

۴) ان تینوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

۵) جنازہ کے بعد فوراً انتظام تدفین کریں۔

تعزیت کی سنتیں

۱) میت کے اعزا کو تسکین و تسلی دینا اور صبر کے فضائل سنانا میت کیلئے اور ان کے اعزا کے لیے دُعا کرنا سنت ہے۔ اس کو تعزیت کہتے ہیں۔ (فتاویٰ شامیہ)

۲) تین دن کے بعد تعزیت مکروہ ہے۔ (بہشتی زیور، کتب فقہ)

لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا میت کے اعزہ سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت مکروہ نہیں۔ (عالمگیری)

۳) جو شخص ایک بار تعزیت کر چکا ہو اس کو دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے۔

(شامیہ، عالمگیری)

۴) تعزیت کرنے والے کے لیے یہ الفاظ کہنا چاہیے ﴿عَظَّمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ وَاَحْسَنَ عَزَاكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ﴾ (شامی)

۵) میت کی تعزیت اس کی قبر کے پاس کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار، خیر الفتاویٰ)

۶) تدفین کے بعد مستقل تعزیت کے لیے بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔ (شامیہ)

۷) تدفین سے پہلے تعزیت جائز ہے، بشرطیکہ تجہیز و تکفین میں تاخیر نہ ہو۔

(المدخل: ج ۳ ص ۲۷۵، ابن الحاج مکی)

۸) اہل میت اگر دور ہوں تو خط کے ذریعے بھی تعزیت کی جاسکتی ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کے بیٹے کی تعزیت آپ ﷺ نے خط کے ذریعے

فرمائی تھی۔ (ترمذی)

۹) تعزیت کا وقت موت کے وقت سے لے کر تین دن تک ہے۔ دفن سے پہلے بھی تعزیت جائز ہے۔ مگر دفن کے بعد اولیٰ ہے کہ میت کے فراق کی وجہ سے ان کو تسلی دی جائے۔ (عمدۃ الفقہ)

۱۰) بہتر یہ ہے کہ عام تعزیت کی جائے میت کے چھوٹے ہوں یا بڑے سب کے پاس جائے۔ (عمدۃ الفقہ)

۱۱) تین دن تک غمخواری اور تعزیت کے لیے بیٹھنے کا انتظام کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے۔ (عمدۃ الفقہ)

۱۲) مستحب ہے کہ اس دن اور رات کا کھانا میت کے عزیز واقارب تیار کر کے ان کے گھر بھیج دیں۔ (عمدۃ الفقہ۔حدیث)

۱۳) بعض لوگ جماعتیں بنا کر تعزیت کے لئے جاتے ہیں درست نہیں۔ ہر ایک کے لیے مستقل تعزیت کرنا مسنون ہے۔ (احسن الفتاویٰ)

۱۴) اگر گھر کا کوئی بڑا فرد ہو اور اس کے ماتحت گھر کے دوسرے لوگ بھی ہوں تو صرف بڑے کی تعزیت کافی ہے۔ (احسن الفتاویٰ)

متفرق سنتیں

۱) جب آپ ﷺ چلتے تھے تو لوگوں کو آپ ﷺ کے سامنے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔

۲) آپ ﷺ جائز کام کو منع نہیں فرماتے تھے کہ ہر کام میں مداخلت کریں، ایسا نہیں کرتے تھے۔

۳) اگر کوئی شخص سوال کرتا اور اس کو پورا کرنے کا ارادہ ہوتا تو ہاں فرما دیتے ورنہ خاموش رہتے۔

۴) گفتگو کے وقت آپ ﷺ اپنا چہرہ کسی سے نہ پھیرتے جب تک وہ خود نہیں پھیر لیتا۔

۵) اگر کوئی آہستہ بات کرنا چاہتا تو آپ ﷺ کان مبارک اس کی طرف کر دیتے اور جب تک وہ فارغ نہ ہوتا آپ ﷺ کان نہیں ہٹاتے تھے۔

۶) جب پسندیدہ چیزیں دیکھیں تو یہ دعا پڑھنا سنت ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ﴾

ترجمہ تمام تعریفیں ہیں اس ذات کی جس کی نعمت سے تمام نیکیوں کا پورا کرنا ہے

اور جب پریشانی پیش آئے تو یہ دعا پڑھنا سنت ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ﴾ (ابن ماجہ)

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے تمام حالتوں میں۔

۷) جب کسی چیز کی طرف دیکھتے تو پورا چہرہ پھیر کر دیکھتے اور متکبروں کی طرح گوشہ چشم سے نہیں دیکھتے تھے۔ (خصائل)

۸) نگاہ نیچی رکھتے اور غایتِ حیا کی وجہ سے بھرپور نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔

۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رحم دل حلیم الطبع اور نرم مزاج تھے۔

۱۰) سب میں ملے جلے رہتے اور کبھی کبھی مزاح بھی فرما لیتے۔ (بہشتی زیور)

۱۱) راستہ میں اگر کوئی غریب یا بڑھیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنا چاہتی تو راستہ سے ہٹ کر کنارے بیٹھ جاتے۔ (بہشتی زیور)

۱۲) دعا کرتے وقت یا تلاوت کرتے وقت رقت طاری ہوتی تو سینہ مبارک سے ہانڈی کے جوش کرنے کی سی آواز آتی۔ (شمائل)

۱۳) گھر والوں کا بہت خیال رکھتے کہ ان کو تکلیف نہ ہو۔ رات تہجد کے لیے اٹھتے تو آرام سے اٹھتے، آہستگی سے جوتا پہنتے، آہستہ سے دروازہ کھول کر باہر تشریف لے جاتے۔ اسی طرح آرام سے تشریف لاتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ (مشکوٰۃ)

۱۴) چلتے وقت نگاہ نیچے رکھتے۔ مجمع کے ہمراہ چلتے تو سب سے پیچھے چلتے اور اگر سامنے سے کوئی نظر آتا تو سب سے پہلے آپ سلام کرتے۔ (شمائل)

۱۵) معزز آدمی کی عزت افزائی کرتے۔

۱۶) اوقات میں تقسیم کار اعتدال کے ساتھ کرتے، کچھ وقت عبادت کے لیے کچھ وقت گھر والوں کے حقوق کے لیے، جیسے ان سے ہنسنا بولنا وغیرہ اور کچھ وقت اپنے بدن کی راحت اور آرام کے لئے۔ (شمائل)

۱۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنا اہم سنت ہے اور اپنے شیخ کی راہنمائی اور ہدایت کے ساتھ پڑھنا نور علیٰ نور ہے۔

۱۸) کوئی رشتہ دار بدسلوکی کرے تو اس کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ (مشکوٰۃ)

۱۹) جو لوگ دُنیا کے اعتبار سے کمزور ہوں ان کا خیال رکھیں۔

۲۰) دائیں بائیں جانب تکیہ لگانا بھی سنت ہے۔

۲۱) بعد نماز فجر اشراق تک مسجد میں مربع شکل میں بیٹھیں۔ اس طرح حلقہ احباب میں مربع شکل بیٹھنا سنت ہے اور یہ بھی سنت ہے کہ بایاں پاؤں اور پنڈلی دائیں کے اوپر ہو البتہ چھوٹوں کو بڑوں کے سامنے دو زانو بیٹھنے میں ادب ہے اور تواضع ہے۔ (شامی)

۲۲) سواری پر اس کے مالک کو آگے بٹھانا سنت ہے البتہ وہ مجبور کرے تو پھر

آگے بیٹھیں۔

۴۳) مخلصین کا ہدیہ قبول کرنا سنت ہے اور اس کو خالی واپس نہ کرے بلکہ حسب توفیق اور استطاعت اس کے مناسب خود بھی ہدیہ دے۔

۴۴) خوشبو، تکیہ اور دودھ کوئی پیش کرے تو قبول کرنا چاہیے۔

۴۵) کسی کام کی ابتداء میں کوئی اچھا نام سنو یا خوشخبری سنو تو اس کو اپنے مقصد کیلئے ایک نیک فال سمجھنا سنت ہے اور اس سے خوش ہونا سنت ہے۔

۴۶) اپنے کام کے شروع میں کوئی ناخوشگوار واقعہ اپنے لئے بدفالی سمجھنا گناہ ہے اور سخت منع ہے جیسے راہ چلتے کسی کو چھینک آگئی تو یہ سمجھنا کہ کام نہیں ہوگا یا کوا بولا یا اُلّو بولا تو اس سے بدفالی لینا سخت نادانی ہے یہ غلط اور گمراہی کا عقیدہ ہے۔ اسی طرح کسی کو منحوس سمجھنا یا کسی دن کو منحوس سمجھنا بہت بُرا ہے۔

۴۷) خلاف شرع تعویذ گنڈے، ٹونے ٹوٹکے مت کرو۔ (مشکوٰۃ شریف)

۴۸) آپ ﷺ جب کسی کام کے لئے غمگین ہوتے تو داڑھی مبارک کو ہاتھ میں لے لیتے اور اس کو دیکھتے۔ اسی طرح جب کوئی دشواری پیش آتی تو سر آسمان کی طرف لے جاتے اور یہ کلمات فرماتے:

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ﴾

۲۹) جب آپ ﷺ کو کسی کے متعلق کوئی بُری بات معلوم ہوتی تو یوں نہ فرماتے کہ فلاں کو کیا ہو گیا ایسا ایسا کرتا ہے بلکہ یوں فرماتے لوگوں کو کیا ہو گیا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔

متفرق دعائیں

۱) مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھیں:

کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی اس مصیبت سے ضرور حفاظت کریگا۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس میں اس نے تجھے مبتلا کیا، اور مجھے اکثر مؤمن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

۲) رفع درد کی دعا:

مشکوٰۃ باب المریض میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو فرمایا کہ مریض مقامِ درد پر ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ پڑھے اور پھر سات بار یہ دُعا پڑھے انشاء اللہ درد، دُور ہوگا۔

﴿أَعُوذُ بِعِزَّتِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ مِنْ هٰذِهِ الْوَجَعِ﴾

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت کے ساتھ ہر اس تکلیف سے جسے میں پاتا ہوں اور اس کے ذریعے بچنا چاہتا ہوں اس درد سے۔

۳) بیمار کی تسلی کی دعا:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے۔ تو اس کی تسلی ان الفاظ سے فرماتے:

﴿ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ﴾

ترجمہ: کوئی حرج نہیں انشاء اللہ یہ آپ کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا یا تجھے گناہوں سے پاک کردے گا۔

۴) سورج گرہن اور چاند گرہن کی دُعا:

دونوں صورتوں میں لفظ ﴿اللہ اکبر﴾ پڑھا کریں۔

۵) بارش کے لئے دُعا:

﴿اللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا ھَنِیْئًا مَّرِیْئًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ﴾

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بارش کے لئے ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا فرماتے "اے اللہ تعالیٰ تو ہم پر ایسی بھرپور بارش برسا جو زمین کے لئے موافق اور سازگار ہو۔ کھیتوں میں سرسبزی اور شادابی لائے اس سے نفع ہی نفع ہو نقصان بالکل نہ ہو، جلدی ہو، تاخیر سے نہ ہو"۔

۶) نیا چاند دیکھنے کی دُعا:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے۔

﴿اللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ هِلَالُ رُشْدٍ وَّ خَیْرٍ﴾

ترجمہ: اے اللہ اس چاند کو ہمارے اُوپر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکلا ہوا رکھ، اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

۷) سورج نکلنے پر دُعا شکرانہ:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا﴾

ترجمہ: شکر اس اللہ کا جس نے آج ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہیں کیا۔

۸) **بازار جانے کی دُعا:**

یہ دُعا آپ ﷺ کا بازار جانے پر معمول تھی۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً﴾

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ میں اس بازار کی خیر اور اس کی خیر والی چیزوں کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں پناہ مانگتا ہوں آپ سے اس بازار کے شر سے اور اس کی شر والی چیزوں سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں خسارے والا سودا کروں۔

حج کے فرائض

۱) احرام باندھنا ۲) وقوف عرفات

۳) طواف زیارت ۴) دل سے نیت کرنا ۵) تلبیہ پڑھنا

واجبات حج

۱) میقات سے احرام باندھنا ۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا

۳) زوال آفتاب سے سورج ڈوبنے کے ذرا دیر بعد تک عرفات میں وقوف کرنا

۴) وقوف مزدلفہ ۵) سر منڈانا

۶) رمی جمار ۷) طواف وداع

۸) طواف زیارت ۹) رمی جمار کو ذبح پر مقدم کرنا

۱۰) ہدی کا ذبح کرنا ۱۱) ہدی کے ذبح کو حلق پر مقدم کرنا

۱۲) ہدی کو ایام نحر میں ذبح کرنا

حج کی سنتیں

۱) طواف قدوم

۲) امام کا خطبہ پڑھنا، ۷ تاریخ کو مکہ میں، ۹ کو بعد زوال عرفات میں، گیارہ (۱۱) کو مسجد نمرہ میں۔

۳) مکہ سے منیٰ کی جانب ۸ تاریخ کو بعد نماز فجر نکلنا۔

۴) پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھنا۔

۵) عرفہ کی شب منیٰ میں رہنا۔

۶) عرفہ کے دن طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات جانا۔

۷) منیٰ سے واپس ہوتے ہوئے محصب میں ذرا ٹھہرنا۔

۸) دس ذوالحجہ کے طواف زیارت کے بعد منیٰ میں واپس آنا اور ۱۱، ۱۲، ۱۳ کے

زوال تک منیٰ میں رہنا سنت ہے۔ دوسری جگہ مکروہ ہے۔

۹) ہاں اگر بارہویں ذوالحجہ کی مغرب سے پہلے منیٰ سے چلا جائے تو جائز ہے۔

مستحبات حج

۱) سفر حج کی ایک قربانی کرنا ۲) مکہ میں داخل ہونے کے وقت غسل کرنا

۳) مزدلفہ جانے کے وقت غسل کرنا

مہینوں کی سنتیں و احکام

ماہ محرم کی سنتیں

عاشورہ:

۱) محرم الحرام کی ۸ اور ۹ تاریخ کو یا ۹ اور ۱۰ تاریخ کو روزہ رکھنا مسنون ہے۔
(مسلم و جمع الفوائد)

۲) اپنے اخراجات میں معمول سے زیادہ ان دنوں میں فراخی کرنا مگر اعتدال کے ساتھ اپنی حیثیت کے موافق۔ بعض نے اس کو مباح لکھا ہے بعض نے مسنون لکھا ہے۔

ماہ رجب کی سنتیں

۱) رجب کی دعا: حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ جب رجب آتا

تو یہ دُعا مانگتے تھے، اے اللہ برکت دے ہمارے لیے رجب میں اور شعبان میں اور پہنچا دے ہمیں رمضان تک۔ (بیہقی)

ماہِ شعبان کی سنتیں

۱) ﴿حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ﴾ (القرآن)

ترجمہ: یعنی قسم ہے کتاب واضح کی کہ ہم نے اس (کتاب) کو ایک برکت والی رات میں اتارا ہے بے شک ہم آگاہ کرنے والے ہیں ایسی رات میں ہر حکمت والا معاملہ جو ہمارے حکم سے طے کیا جاتا ہے بے شک ہم (آپ کو) پیغمبر بنانے والے ہیں۔

فائدہ: برکت والی رات سے مراد شعبان کی پندرھویں رات ہے۔

(رواہ ابن جریر عن عکرمہ)

۲) پندرھویں شب کو عبادت کرنا اور پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے۔

۳) نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا خلاف اولیٰ ہے۔

۴) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اس رات نفل نماز کے سجدہ میں آنحضرت ﷺ کو یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا:

﴿ اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ، اَعُوْذُ بِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْهُکَ، لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ ﴾ (نسائی)

ترجمہ: تیرے عقاب سے تیرے درگذر کرنے کی پناہ لیتا ہوں، تیرے غصہ سے تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں، برتر ہے تو میں تیری تعریف پوری نہیں کرسکتا تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

پھر جب صبح ہوئی تو میں نے اس دُعا کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ" اس کو سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ کیونکہ جبرائیل نے مجھے سکھائی ہے اور کہا ہے کہ اس دُعا کو سجدہ میں بار بار پڑھو"۔

۵) حضور ﷺ نے فرمایا" جب شعبان آدھا گذر جائے تو روزہ مت رکھو"۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۶) شعبان میں یوم شک میں روزہ مت رکھو، یوم شک میں مستحب یہ ہے کہ ضحوۂ کبریٰ تک انتظار کیا جائے۔ اگر کہیں سے معتبر شہادت رمضان شریف کی آجائے تو روزے کی نیت کرلیں ورنہ کھا ئیں پئیں۔ **واضح رہے**

کہ ضحوۂ کبریٰ یہ ہے صبح صادق سے غروب آفتاب تک اتنا وقت ہوتا ہے اس کے وسط کو ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں۔ اس سے پہلے روزے کی نیت درست ہے۔

۷) شعبان کی پندرھویں شب میں قبرستان جانا زیادہ فضیلت رکھتا ہے سب ایمان والوں کیلئے دعا مانگی جائے۔

۸) روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ شعبان کے مہینے میں روزے زیادہ رکھتے تھے۔

۹) پندرہ شب کو عبادت کرنا، ذکر تلاوت میں مشغولی افضل اور زیادہ اجر کا باعث ہے۔ اس رات اللہ تعالیٰ بے شمار لوگوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

ماہ رمضان کی سنتیں

۱) حضور ﷺ مہینہ رمضان کے آتے ہی تمام قیدیوں کو رہا فرما دیتے۔ (بیہقی)

۲) ہر سائل کو کچھ نہ کچھ عطا فرماتے۔ (بیہقی، شعب الایمان)

۳) چاند دیکھنے کی کوشش فرماتے اور لوگوں کو بھی ترغیب دیتے، خوشی اور مسرت کا ماحول بناتے تھے۔ (بخاری)

۴) شعبان کی تاریخیں خصوصی طور پر یاد فرماتے تھے اور رمضان شریف کی آمد کیلئے تاریخیں گنتے رہتے۔ (ابوداؤد)

۵) سحری تناول فرماتے اور سحری کی ترغیب فرماتے، اور فرماتے کہ سحری کھاؤ۔

﴿ فَاِنَّ فِیْ السُّحُوْرِ بَرَکَۃً ﴾ (بخاری ومسلم)

فائدہ: سحری کا وقت رات کا آخری چھٹا حصہ ہے مثلاً طلوع آفتاب سے صبح صادق تک ۱۲ گھنٹے ہوں تو آخری ۲ گھنٹے سحری کا وقت ہے اور اس سے بھی تاخیر اولیٰ ہے۔ (فضائل رمضان الشیخ زکریاؒ)

۶) نیت رات سے کرنا افضل ہے۔ (ترمذی)

۷) کھجور سے افطار کرے، اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ (ابوداؤد)

۸) افطاری کے وقت یہ دعا پڑھے:

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ﴾ (ابوداؤد)

۹) غروب آفتاب کے بعد افطاری جلدی فرماتے۔ (بخاری ومسلم)

۱۰) روزہ میں گناہ سے بچنا، بہت زیادہ تاکید ہے۔

۱۱) جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا، کفریہ کلمہ یا کوئی کفریہ عمل کرنا اور بہتان، غیبت تہمت، گالی دینا، لعنت کرنا، فحش کاری کرنا، ان سب سے روزہ میں بچنا زیادہ ضروری ہے۔

حدیث: حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے" اگر روزہ دار سے کوئی بدکلامی

کرے تو وہ اس کے جواب میں یہ کہہ دے کہ مجھے روزہ ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتا"۔ (بخاری)

۱۲) روزے میں آپ ﷺ مسواک برابر فرماتے تھے۔ (ترمذی)

۱۳) رمضان میں زیادہ وقت، عبادت، ذکر وفکر تلاوت، تسبیحات میں گذارنا۔

روزہ کے متعلق مشائخ کے چند نصائح

روزہ و آداب میں مشائخ کرامؒ چند امور تحریر فرماتے ہیں:

۱) نگاہ کی حفاظت کرنا:

غیر شرعی جگہ کو نہ دیکھنا یا کسی ایسی جگہ نظر نہ ڈالے جو دل کو اللہ پاک سے ہٹا کر دوسری طرف متوجہ کر دے، اور نظر کی ایسی حفاظت کرنا حتی کہ اپنی بیوی کو بھی شہوت کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ (فضائل رمضان: حدیث نمبر ۹ فائدہ)

۲) زبان کی حفاظت:

جھوٹ، چغلی، لغو، بکواس، غیبت، بدگوئی، بدکلامی، جھگڑا، تمسخر... وغیرہ

۳) کان کی حفاظت:

ہر مکروہ چیز جس کا کہنا اور زبان سے نکالنا ناجائز ہے اس کا سننا بھی ناجائز

ہے مثلاً غیبت، گانا، شہوانی باتیں۔

۴) باقی اعضاء بدن کو معصیت سے بچانا:

مثلاً ہاتھ پاؤں کو ناجائز کاموں میں استعمال کرنا اس سے بھی بچنا چاہیے۔

۵) رمضان المبارک میں پیٹ بھر کر نہ کھائے تاکہ قوت شہوانیہ بہیمیہ کم ہو اور قوت ملکیہ و نورانیہ زیادہ ہو۔

۶) ڈرتا رہے کہ یہ میرا روزہ نا معلوم قابل قبول ہے کہ نہیں، کوئی ایسی خطا ہو رہی ہو کہ اس کی طرف التفات ہی نہ ہو رہا ہو۔ مگر یہ بات پیشِ نظر رہے کہ اپنے عمل کو قابل قبول نہ سمجھنا امر آخر، اور کریم آقا جل جلالہ کے لطف پر اُمید امر آخر ہے۔

۷) برائے خواص: روزے کی حالت میں اپنے دل کو غیر اللہ، ہر ماسواہ اللہ سے خالی رکھے حتی کہ جنت کی لذتوں سے بھی خالی ہو صرف اور صرف اللہ پاک کی یاد دل میں ہو۔

صلوٰۃ التراویح

۱) رمضان کے مہینے میں رات کو عشاء کی نماز کے بعد تراویح مؤکد ترین سنت ہے۔

۲) نماز تراویح باجماع امت ۲۰ رکعات سنت ہے۔

۳) حدیث: جس نے رمضان کے روزے رکھے اور رات کا قیام کیا اس شخص کے گذشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۴) تراویح کی نماز میں پورے قرآن کا ختم کرنا سنت ہے۔

دعائے تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ

وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ،

سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ،

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ،

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ۔

لیلۃ القدر

۱) حضرت بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ لیلۃ القدر کے لئے سب سے زیادہ آخری عشرہ میں کوشش فرماتے۔ (مشکوٰۃ)

۲) لیلۃ القدر کی انتظار میں یہ دعا مسنون ہے:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ﴾ (مشکوٰۃ، ترمذی)

۳) رمضان میں اول دو عشروں کے مقابلے میں آخری عشرہ میں اور زیادہ عبادت کرنی چاہیے۔

۴) شب قدر کی بیداری کے لئے اپنے عیال کو جگانا بھی مسنون ہے۔ (مسند احمد)

اعتکاف کی سنتیں و آداب

۱) رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔

۲) ایک بستی یا محلے میں سے کوئی بھی نہ بیٹھے تو سب کو ترک سنت کا گناہ ہوگا اور اگر کوئی ایک بیٹھ گیا تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

۳) اعتکاف مسجد کے اندر کیا جاتا ہے۔

۴) آپ ﷺ نے تقریباً ہر سال اعتکاف کیا ہے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت ہے اور ہر سال بیٹھنا مستقل سنت رہے گا۔

۵) اعتکاف میں بھی اکثر اوقات عبادت، ذکر و فکر، تلاوت، تسبیحات میں گذرنا چاہیے۔

شوال کی سنتیں

۱) جب تک عید کا خطبہ ہوتا رہے صف میں التحیات کی شکل میں بیٹھے رہنا مستحب ہے۔

۲) صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا مستحب ہے بعد میں بھی جائز ہے۔

۳) شوال کے مہینے میں چھ (۶) روزے رکھنا مسنون ہے۔

حدیث: روزہ رکھنے والا شوال کے ایسا ہوگا کہ جیسے سال بھر کے روزے رکھے۔ (مسلم)

ذوالحجہ کی سنتیں

۱) صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے قربانی کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرنا

مستحب ہے۔

۲) ۹ ذوالحجہ کی نماز فجر کے بعد سے تکبیرات تشریق ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ مرد بلند آواز سے پڑھیں اور عورتیں پست آواز سے اور ۱۳ ذوالحجہ کی عصر تک پڑھیں:

﴿اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد﴾

۳) جس نے قربانی خرید لی ہو تو ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد ناخن اور بال نہ کٹائے، یہ مستحب ہے۔

۴) ذوالحجہ کی یکم سے نہم تک روزے رکھنا مستحب ہے۔

۵) دسویں (۱۰) تاریخ کو شب بیداری مستحب ہے۔

۶) خاص کر نو (۹) ذوالحجہ کا روزہ گذشتہ ایک سال، آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

۷) جو شخص عیدین کی دونوں راتوں کو طلب رضا کیلئے بیدار رہا، اس کا دل اس دن زندہ رہے گا جس دن سب کا دل مردہ ہوگا۔ (ابن ماجہ)

مختلف آداب و سنتیں

۱) فروٹ کے چھلکے اور گٹھلیاں فروٹوں سے الگ رکھیں۔ (ترمذی)

۲) اور پھر چھلکے اُلٹے رکھیں۔ (از مرشد عالم)

۳) اگر چارپائی پر کھانا لگائیں تو کھانا سرہانے کی جانب رکھیں اور خود پاؤں کی طرف بیٹھیں۔ (از ابرار شاہ)

۴) چاول، سویاں یا بسکٹ کھا رہے ہو تو ہاتھوں کو اسی پلیٹ میں نہ جھاڑیں بلکہ دسترخواں سے پلیٹ یا کوئی برتن دسترخواں سے نیچے نہ اتاریں اسی طرح دسترخواں سے قریب ہو کر بیٹھیں۔ (از مرشد عالم)

۵) دسترخواں پر جو چیز آپ کو زیادہ پسند ہو پہلے وہ کھائیں۔

۶) لفظ ﴿السلام علیکم ورحمة اللہ﴾ کو نماز میں طول نہ دو۔ تا کہ مقتدی کا سلام پہلے ختم نہ ہو اسی طرح ھبوط وصعود میں۔

۷) **وقت اشراق:** طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس وقت کو چار حصوں میں تقسیم کریں، پہلا ربع اشراق دوسرا ربع چاشت کا وقت ہے۔

۸) **وقت تہجد:** غروب آفتاب سے صبح صادق تک اس وقت کو تین

حصوں میں تقسیم کریں آخری تہائی وقت تہجد ہے۔

۹) دوپہر کو سونا قیلولہ کرنا سنت ہے تاکہ تہجد کے لئے اٹھنے میں مدد مل سکے۔

(الحدیث: فضائل رمضان شیخ الحدیث)

مسنون روزے

۱) محرم الحرام کے دس (۱۰) روزے۔

۲) ذوالحجہ کے نو (۹) روزے۔

۳) **صوم داؤدی:** ایک دن روزہ، ایک دن افطاری۔

۴) **ایام بیض کے روزے:** ہر مہینے کے تین روزے ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو۔

۵) شوال میں چھ (۶) روزے۔

۶) سیدہ بی بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں آپ ﷺ کبھی پیر اور جمعرات روزے رکھتے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر مہینہ کے شروع میں ہفتہ، اتوار، پیر اور آخر میں منگل، بدھ، جمعرات روزے رکھتے تھے۔ (مشکوٰۃ صیام التطوع)

◆....☆....☆....☆....◆

درود

وسلام

کا مقبول وظیفہ

ماخوذ از

فضائل درود شریف مؤلفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ (القرآن الحکیم)

حدیث ﴿۱﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ. ؎ ۱ (طبرانی)

حدیث ﴿۲﴾

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ ارْضَ عَنِّيْ رِضاً لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا. (مسند احمد)

؎ ۱ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جو شخص اس درود شریف کو پڑھے، میری شفاعت اس پر واجب اور ضروری ہے"۔ (طبرانی)

حدیث ﴿۳﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. ۱؎ (ابن حبان)

حدیث ﴿۴﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (بیہقی)

۱؎ روایت کیا ابو سعید خدریؓ نے ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ”جس شخص کے پاس خیرات کرنے کو مال نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ درود شریف پڑھے تو اس کیلئے باعث تزکیہ ہوگی“ (ابن حبان)

حدیث ﴿۵﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(بخاری شریف)

حدیث ﴿۶﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (مسلم شریف)

حدیث ﴿۷﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (ابن ماجه)

حدیث ﴿۸﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ . (نسائی)

حدیث ﴿۹﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . (ابوداؤد)

حدیث ﴿۱۰﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . (ابوداؤد)

حدیث ﴿۱۱﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَّ بَارِكْ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ . (مسلم شریف)

حدیث ﴿۱۲﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (بخاری شریف)

حدیث ﴿۱۳﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ
کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ (مسلم شریف)

حدیث ﴿۱۴﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ
اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ ۱

(ابوداؤد)

---

۱ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے "جس شخص کو یہ پسند ہو کہ ہمارے گھرانے والوں پر درود شریف پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ لے تو یہ درود شریف پڑھے۔"

حدیث ﴿۱۵﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَتَرَحَّمْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ۔ [۱] (طبری)

....

[۱] ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے "جو شخص یہ درود شریف پڑھے قیامت کے دن میں اس کے لئے گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا"۔

حدیث ﴿ ١٦ ﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ
تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (سعایہ)

حدیث ﴿۱۷﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ
بَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(سعایہ)

حدیث ﴿۱۸﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(صحاح ستہ)

حدیث ﴿۱۹﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اٰلِ اِبْــرَاهِيْمَ . (حصن حصین)

حدیث ﴿۲۰﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (نسائی)

حدیث ﴿۲۱﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّلَہٗ جَزَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً، وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ قَوْمِہٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ، وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. ۱ (بخاری شریف)

---

۱ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] جمعہ [illegible] درود شریف [illegible] کے لئے شفاعت میری [illegible] بخاری

حدیث ﴿۲۲﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(بیہقی، مسند احمد، مستدرک حاکم)

حدیث ﴿۲۳﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ

مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ
بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ، صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَصَلَوَاتُ
الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ. (دار قطنی)

حدیث ﴿۲۴﴾

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَا
تِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
جَعَلْتَھَا عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ، وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (مسند احمد)

حدیث ﴿۲۵﴾

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ. (نسائی)

صِيَغُ السَّلَامِ

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (بخاری شریف، نسائی)

حدیث ۲۷

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ،

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ. (مسلم، نسائی)

حدیث ﴿۲۸﴾

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ.

(نسائی)

حدیث ﴿۲۹﴾

اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. (نسائی)

حدیث ﴿۳۰﴾

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ

الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ. (نسائی)

حدیث ﴿۳۱﴾

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ اَلزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

(مؤطا)

حدیث ﴿۳۲﴾

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّـلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰـالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ.

(معجم طبرانی)

حدیث ﴿۳۳﴾

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ
لِلّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ. (ابوداؤد)

حدیث ﴿۳۴﴾

بِسْمِ اللّٰهِ ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ
اَلزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، شَهِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ. (مؤطا)

حدیث ﴿۳۵﴾

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ اَلزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ ،اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ (موطا)

حدیث ﴿۳۶﴾

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ اَلزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ ،اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ . (موطا)

حدیث ﴿۳۷﴾

اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ . (طحاوی)

حدیث ﴿۳۸﴾

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. (ابوداؤد)

حدیث ﴿۳۹﴾

اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ. (مسلم شریف)

حدیث ﴿۴۰﴾

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ.

(المستدرک للحاکم)

هذا مثال نعال النبي
صلوا عليه وآله
نقش نعل شریف

جاری کردہ
خانقاہ حبیبیہ شاہجمالیہ نقشبندیہ / جامعہ عطاء العلوم شاہجمال
اڈا تونسہ محمید جام پور روڈ، ضلع ڈیرہ غازی خان پاکستان